عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
PDFBOOKSFREE.PK
حصہ دوم
ریڈ میڈوسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریڈ میڈوسا

حصّہ دوم

بلیک زیرو جب مادام فیونا سے ملنے کے لئے ہوٹل البانیہ پہنچا تو اُسے بتایا گیا کہ مادام تو صبح ناشتہ کر کے ہوٹل سے چلی گئی ہے اور اب تک واپس نہیں آئی۔

"کیا وہ بتا کر گئی ہیں کہ کہاں جا رہی ہیں اور کب تک واپس آئیں گی" ——— بلیک زیرو نے کاؤنٹرمین سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب ایسی کوئی بات انہوں نے نہیں بتائی" ——— کاؤنٹرمین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ بلیک زیرو کے کارڈ پر وہ پہلے ہی محکمہ ثقافت کے چیف سیکرٹری کا عہدہ پڑھ چکا تھا۔

"اچھا ان کی پارٹی کی دوسری خواتین کہاں ہیں" ——— بلیک زیرو نے کچھ دیر سوچنے کے بعد پوچھا۔

"وہ اپنے کمروں میں ہیں جناب ——— کل سے شو شروع ہو رہا ہے اس لئے وہ لباس وغیرہ تیار کر رہی ہیں" ——— کاؤنٹرمین نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے ان کے کمروں کا میں ان سے سرکاری طور پر ملنا چاہتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"وہ روم نمبر بارہ سے اٹھارہ دوسری منزل پر مقیم ہیں جناب —— کیا میں انہیں اطلاع کر دوں" —— کاؤنٹرمین نے پوچھا۔

"نہیں اطلاع کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی ان سے مل لیتا ہوں" —— بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کے ذہن پر مادام کے نہ ملنے سے بوریت سی طاری ہو گئی تھی۔ اور اس لئے وقتی طور پر یہی سوچا تھا کہ مادام کی ساتھی عورتوں کو ہی ٹٹولا جائے شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو مل سکے۔ اُسے یقین تھا کہ مادام فیونا اور اس کی ساتھیوں میں کوئی ایسی بات ہے ضرور جس کی وجہ سے عمران نے اُسے نگرانی کے کام پر لگایا ہے۔ لیکن بظاہر ایسی کوئی بات نظر نہ آ رہی تھی۔

چند لمحوں بعد اس نے کمرہ نمبر بارہ کے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے" —— اندر سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"میں محکمہ ثقافت کا چیف سیکرٹری ہوں آپ سے سرکاری طور پر ملنے آیا ہوں" —— بلیک زیرو نے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں ایک خوب صورت نوجوان غیر ملکی لڑکی کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جی فرمایئے" —— غیر ملکی لڑکی نے حیرت بھرے انداز میں

بلیک زیرو کو سر سے پیر تک گھورتے ہوئے کہا۔

"محترمہ کیا میں چند منٹ کے لئے آپ سے بات کر سکتا ہوں" —— بلیک زیرو نے نرم لہجے میں کہا۔

"تشریف لایئے" —— لڑکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں رقص کے مختلف لباس بکھرے پڑے تھے۔ شاید وہ لڑکی کوئی لباس منتخب کرنے میں مصروف تھی۔

"میں سمجھی نہیں کہ آپ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں" —— بلیک زیرو کے کرسی پر بیٹھتے ہی لڑکی نے بھی سامنے والی کرسی سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا تعلق مادام فیونا کے ثقافتی طائفے سے ہے" —— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جی ہاں ہم کل سے اس ہوٹل میں شو شروع کرنے والی ہیں" —— لڑکی نے جواب دیا۔

"اس ملک میں آنے سے پہلے آپ نے کہاں اپنا شو پیش کیا تھا" —— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہمارا تو کام ہی ملک ملک گھوم کر شو کرنا ہے۔ البتہ اس ملک میں ہم پہلی بار آئی ہیں" —— لڑکی نے شاید دانستہ طور پر بلیک زیرو کے سوال کو گول کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کبھی زیڈ میڈوسا کا نام سنا ہے" —— بلیک زیرو نے اچانک لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سوال کیا۔

"ریڈمیڈوسا؟ ـــــ نہیں ـــــ یہ کیا ہوتا ہے؟" ـــــ لڑکی نے چونک کر جواب دیا۔ لیکن بلیک زیرو کی نظروں سے ریڈمیڈوسا کا نام سنتے ہی لڑکی کے چہرے پر ابھرنے والی کیفیت چھپی نہ رہ سکی۔ گو لڑکی نے ایک لمحے میں اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ لیکن بلیک زیرو کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ ریڈمیڈوسا کے بارے میں جانتی ضرور ہے۔ اور اس نے یہ براہِ راست سوال پوچھا ہی اس لئے تھا کہ اگر مادام فیونا کا ریڈمیڈوسا سے کوئی تعلق ہو گا تو لڑکی ضرور چونکے گی۔

"ریڈمیڈوسا دنیا کی سب سے خوب صورت مچھلی کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ مچھلی جتنی خوب صورت ہوتی ہے اتنی ہی زہریلی بھی ہوتی ہے یہ جسے کاٹ لے وہ ایک لمحے میں ہلاک ہو جاتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ریڈمیڈوسا کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہو گی لیکن آپ نے یہ بات مجھ سے کیوں پوچھی ہے" ـــــ لڑکی نے الجھے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"ناراض نہ ہوں محترمہ ـــــ میرا تعلق محکمہ ثقافت سے ہے۔ ریڈمیڈوسا ایک مخصوص ناچ بھی ہے جس میں لڑکیاں اپنا تمام لباس اتار کر ناچتی ہیں۔ اور ہمارے ملک میں ریڈمیڈوسا شو پر سرکاری طور پر پابندی ہے۔ میرا پوچھنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کے پروگرام میں ریڈمیڈوسا شو شامل ہے تو اسے کاٹ دیں اگر آپ نے یہ ناچ پیش کیا تو آپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ مگر ایسا کوئی ناچ ہمارے پروگرام میں شامل نہیں اور

میں نے تو اس ناچ کا نام پہلی بار آپ سے سنا ہے۔ ویسے بھی ہماری انچارج مادام فیونا ہیں۔ وہی تمام پروگرام سیٹ کرتی ہیں آپ ان سے مل لیں" ـــــ لڑکی نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام فیونا اپنے کمرے میں موجود نہیں ہیں کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں ہوں گی" ـــــ بلیک زیرو نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہیں گئی ہوں گی۔ ہم سے تو صرف بوقت ضرورت ہی رابطہ قائم کرتی ہیں" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ میں چلتا ہوں۔ آپ بہرحال مادام فیونا کو بھی آگاہ کر دیں کہ وہ ریڈمیڈوسا کے بارے میں محتاط رہیں" ـــــ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر لڑکی کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

لفٹ کے ذریعے جب وہ واپس ہال میں پہنچا تو اس کا رخ گیٹ کی طرف تھا۔

"سر سنیئے" ـــــ اچانک کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے شخص نے مؤدبانہ انداز میں بلیک زیرو کو مخاطب کیا۔ اس وقت بلیک زیرو کاؤنٹر کے سامنے سے گزر رہا تھا۔

"کیا بات ہے" ـــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر ابھی ابھی ایک غیر ملکی کا ٹیلی فون آیا تھا وہ بھی مادام فیونا کا پوچھ رہا تھا۔ اس نے پیغام دیا ہے کہ جب بھی مادام فیونا آئیں انہیں کہہ دیں کہ وہ انہیں کال کر لیں" ـــــ کاؤنٹر مین نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"پھر میں کیا کروں" ـــــ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ویسے بات اس کے پلے نہ پڑی تھی کہ آخر کاؤنٹر مین اتنی رازداری سے یہ بات کیوں کر رہا ہے۔

"سر وہ فون نمبر ایسے ہوٹل کا ہے۔ جہاں کسی غیر ملکی کے ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں چونکا تھا" ـــــ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"اوہ ـــ کون سے ہوٹل کا تھا" ـــــ

بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"ہوٹل ہالی ڈے۔ جو شہر کے وسط میں انتہائی گندہ سا ہوٹل ہے۔ جہاں انتہائی گھٹیا لوگ رہتے ہیں۔ بدمعاش اور آوارہ لوگ" ـــــ کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"اوہ کون سے کمرے میں وہ غیر ملکی رہتا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"کمرہ نمبر تین سو دس" ـــــ کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک بتا رہی تھی۔ کہ اُسے بلیک زیرو سے انعام ملنے کی امید لگ گئی ہے۔

"تو کیا ہوا۔ ہو سکتا ہے وہ غیر ملکی گندی طبیعت کا ہو۔ کیا غیر ملکی گندی طبیعت کے نہیں ہو سکتے" ـــــ بلیک زیرو نے بڑا سا منہ بنایا اور پھر مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر مین کا چہرہ ناکامی کی وجہ سے بگڑ کر رہ گیا۔ لیکن ظاہر ہے وہ بلیک زیرو کا کچھ بگاڑ بھی نہ سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے پارکنگ شیڈ سے کار نکالی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوٹل ہالی ڈے کی طرف چل پڑا۔ چونکہ وہ ایک بار دانش منزل سے نکل چکا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا لگے ہاتھوں اس غیر ملکی کو بھی چیک کر لیا جائے تو کیا حرج ہے۔

تھوڑی دیر بعد شہر کے وسط میں متوسط درجہ کے ہوٹل ہالی ڈے سے ذرا ہٹ کر اس نے کار پارک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ ہوٹل کا ہال خاصا بڑا تھا۔ لیکن اس کی حالت انتہائی خراب وخستہ تھی۔ دیواروں پر شاید صدیوں سے جو رنگ کر دیا گیا تھا اس کے بعد اُسے آثارِ قدیمہ سمجھ کر چھوڑا ہی نہ گیا تھا۔ گھٹیا سا اور تقریباً ٹوٹا پھوٹا فرنیچر۔ ایک طرف لکڑی کا کاؤنٹر تھا جس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی اور اس کے نیچے اینٹیں رکھ کر اُسے سہارا دیا گیا تھا۔ چار یا پانچ میلے کچیلے سے ویٹر گھوم پھر رہے تھے۔ البتہ ہال کی ہر میز تقریباً بھری ہوئی تھی۔ فضا چرس کی تیز بو سے بوجھل ہو رہی تھی۔ بلیک زیرو کاؤنٹر پر رکے بغیر تیزی سے اوپر جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر مین شاید کسی حساب کتاب میں غرق تھا۔ اس لئے اس نے نظر اٹھا کر بھی بلیک زیرو کی طرف نہ دیکھا۔ ہوٹل چھ منزلہ تھا۔ لیکن لفٹ کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ البتہ سیڑھیاں ضرور اوپر جا رہی تھیں۔ اور متوسط کاروباری قسم کے لوگ سیڑھیوں پر سے اتر اور چڑھ رہے تھے۔ بلیک زیرو زندگی میں پہلی بار اس ہوٹل میں آیا تھا۔ اور اب یہاں آ کر اُسے احساس ہو رہا تھا کہ کاؤنٹر مین اس ہوٹل میں غیر ملکی کے رہنے پر کیوں حیران وپریشان ہو رہا تھا اور پھر غیر ملکی بھی وہ جس کا واسطہ مادام فیونا جیسی خوب صورت اور طرحدار عورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ے ہو۔

کمرہ نمبر تین سو دس چھٹی منزل پر تھا۔ اور بلیک زیرو کا سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے برا حال ہو گیا۔ خدا خدا کر کے وہ چھٹی منزل پر پہنچا۔ اور پھر اُسے کمرہ نمبر تین سو دس نظر آ ہی گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ بلیک زیرو نے دروازے کے سامنے رک کر چند لمحوں کے لئے اپنا ڈریس درست کیا اور پھر آہستہ سے دروازہ پر دستک دی۔

"کون ہے؟" ـــــ اندر سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی ہی تھا۔

"ویٹر سر ـــــ آپ کے نام ایک لفافہ آیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر کسی کے قدموں کی آواز ابھری۔ اور دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ بلیک زیرو نے پیر دروازہ کی دہلیز پر رکھا اور دوسرے لمحے جیب سے ایک کارڈ نکال کر غیر ملکی کے ہاتھ میں پکڑا دیا جو حیرت اور غصے کے سے انداز میں بلیک زیرو کو گھور رہا تھا۔

"فرام انٹیلی جنس بیورو" ـــــ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ غیر ملکی نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر نرمی کے آثار ابھرتے چلے آئے۔

"کیا بات ہے کیا چاہتے ہو تم" ـــــ غیر ملکی نے کہا لیکن لہجہ نرم سا تھا۔

"کیا میں کمرے کے اندر بیٹھ کر بات نہیں کر سکتا" ـــــ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آئیے" ـــــ غیر ملکی نے کہا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا۔ بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔ کمرہ کی حالت خاصی صاف ستھری تھی شاید غیر ملکی کی وجہ سے ہوٹل کی انتظامیہ نے وہاں صفائی پر خصوصی توجہ دی تھی۔ بلیک زیرو بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ غیر ملکی بھی الجھے ہوئے انداز میں واپس مڑا اور اس کے سامنے والی کرسی پر ٹک گیا۔

"آپ کا پاسپورٹ اور ویزا" ـــــ بلیک زیرو نے غور سے غیر ملکی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"لیکن میں آپ کی یہاں آمد کی وجہ نہیں سمجھ سکا" ـــــ غیر ملکی نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تمہارے متعلق ایک خفیہ رپورٹ ملی ہے اس لئے تمہاری چیکنگ ضروری ہو گئی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

غیر ملکی چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے بیگ کی زپ کھولی اور ایک چھوٹا سا پرس نما بیگ نکال لیا۔ پرس نما بیگ اٹھا کر وہ واپس کرسی پر آ بیٹھا۔ اس نے پرس کھول کر اس میں سے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیئے۔ بلیک زیرو نے پاسپورٹ کو دیکھا۔ پاسپورٹ کے مطابق اس کی شہریت ایکریمیا کی تھی اور نام ہنری تھا۔ پاسپورٹ پر فوٹو بھی اُسی کا چسپاں تھا۔ دیگر کاغذات پر پاکیشیا میں آنے کا مقصد تجارت لکھا ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ کون سا کاروبار کرتے ہیں؟" ——— بلیک زیرو نے کاغذات واپس کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں ایک ایکریمین کمپنی کا سیلز مین ہوں۔ یہ کمپنی مختلف مشینوں کے ٹولز بناتی ہے" ——— ہنری نے جواب دیا۔

"اس کمپنی کے کاغذات، سرٹیفکیٹ اور ٹولز کے نمونے دکھائیں" بلیک زیرو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لیکن کیوں ——— آخر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میں ایکریمیا کا ایک معزز شہری ہوں۔ آپ مجھے اس طرح ہراساں و پریشان نہیں کر سکتے" ——— غیر ملکی نے اس بار غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والے الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر دیکھ لئے تھے۔

"ایسی بات ہے تو پھر آپ میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلیئے۔ وہاں آپ کو سفارت خانے سے بات کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا" ——— بلیک زیرو کا لہجہ بھی کرخت ہو گیا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گا سمجھے مسٹر ——— اور آپ یہاں سے فوراً چلے جائیں ایسا نہ ہو کہ میں آپ کو دھکے دے کر نکال دوں میں اپنے قانونی حقوق اچھی طرح جانتا ہوں۔ پہلے آپ سفارت خانے سے میری گرفتاری کا اجازت نامہ حاصل کریں پھر میرے پاس آئیں" غیر ملکی اس بار غصے سے ہی اکھڑ گیا۔ اس کے چہرے پر درشتی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"تمہارا ریڈ میڈوسا سے کیا تعلق ہے" ——— بلیک زیرو نے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اچانک پوچھا۔

"ری ——— ریڈ ——— ریڈ میڈوسا ——— کیا کہہ رہے ہو تم" ——— غیر ملکی اس اچانک وار پر ایک لمحے کے لئے بری طرح بوکھلا گیا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ لیکن بلیک زیرو اپنے سوال کا جواب پا چکا تھا۔ اب اسے مکمل طور پر یقین ہو گیا تھا کہ مادام فیونا کا تعلق ریڈ میڈوسا سے ہے۔ اور یہ مادام فیونا کا ساتھی ہے۔ اور ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں بلیک زیرو اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ اس غیر ملکی کو اغوا کر کے دانش منزل لے جایا جائے اور پھر اطمینان سے اس سے ساری بات پوچھ لی جائے۔

"او کے ——— میں جا رہا ہوں۔ لیکن تا اطلاع ثانی آپ یہ شہر چھوڑ کر نہیں جا سکتے" ——— بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے غیر ملکی کی طرف سے مکمل اطمینان ہو گیا ہو

"عجیب زبردستی ہے" ——— غیر ملکی نے جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے بلیک زیرو کا ہاتھ فضا میں گھوم گیا۔ اس نے دراصل لیے خیالی میں غیر ملکی کی کنپٹی پر زوردار ضرب لگانی چاہی تھی۔ لیکن غیر ملکی ضرورت سے زیادہ ہوشیار اور چوکنا ثابت ہوا۔ اس نے نہ صرف جھکائی دے کر بلیک زیرو کا وار خالی کر دیا۔ بلکہ بجلی کی سی تیزی سے اس کا گھٹنا پوری قوت سے بلیک زیرو کے پیٹ پر پڑا۔ اور بلیک زیرو لڑکھڑا کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اور غیر ملکی نے اس پر چھلانگ لگا دی مگر بلیک زیرو نے نیچے گرتے ہی اپنے دونوں گھٹنے موڑے اور لیٹے لیٹے اچھل کر آتے ہوئے غیر ملکی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو دونوں پیروں کی مدد سے واپس اچھال دیا۔ اور غیر ملکی اچھل کر پشت کے بل کمرے میں بچھے ہوئے بیڈ پر جا گرا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر اس سے پہلے کہ غیر ملکی دوبارہ حملہ کرتا۔ بلیک زیرو جیب میں پڑا ہوا ریوالور نکال چکا تھا۔

"خبردار اگر حرکت کی تو ——— بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا۔

مگر غیر ملکی شاید بلیک زیرو کی توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے بلیک زیرو کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی جس میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا۔ اور ضرب لگتے ہی ریوالور بلیک زیرو کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ مگر اسی لمحے بلیک زیرو فضا میں اچھلا اور پھر ایک بھرپور فلائنگ کک غیر ملکی کے سینے پر پڑی۔ اور وہ ایک بار پھر بیڈ پر جا گرا ——— مگر اس بار اس کا سر اور گردن بیڈ اور دیوار کے درمیان خلا میں پھنس گئے۔ اس لئے وہ اس پھرتی سے واپس نہ کھڑا ہو سکا۔ جس پھرتی کا مظاہرہ اس نے اب تک کیا تھا۔ اور بلیک زیرو کو اس کے سینے پر بھرپور ضرب لگانے کا موقع مل گیا۔ اور اس نے دونوں ہاتھ ملا کر غیر ملکی کے سینے پر بھرپور ضرب لگا دی۔ یہ ضرب ایسی تھی کہ غیر ملکی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بیڈ کو گھسیٹا بیڈ اور دیوار میں پھنسا ہوا غیر ملکی کا سر باہر نکالا اور پھر اس کی نبض چیک کرنی شروع کر دی ——— غیر ملکی کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ کم از کم آدھے گھنٹے تک ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ بلیک زیرو غیر ملکی کے لڑنے کے انداز

سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی کے فن میں انتہائی مہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ اب اسے بلیک زیرو کی خوش قسمتی کہا جائے یا اس غیر ملکی کی بدقسمتی کہ اس کا سر بیڈ اور دیوار کے درمیان پھنس گیا اور وہ بلیک زیرو کے ہاتھوں بے بس ہو گیا ورنہ شاید بلیک زیرو کو اس پر قابو پانے کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے۔

بلیک زیرو نے کمرے کے دروازے کی چٹخنی چڑھائی۔ اور پھر غیر ملکی کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ کمرے میں غیر ملکی کا پڑا ہوا سامان بے حد مختصر تھا۔ چند جوڑے کپڑے اور دو تین مشینوں کے پرزے اس کے بیگ میں موجود تھے۔ البتہ بیگ کے ایک خفیہ خانے سے اسے ایک کاغذ پر ایسے ٹیڑھے میڑھے اشارے لکھے ہوئے نظر آ گئے۔ جیسے اس پر شارٹ ہینڈ میں کوئی مضمون لکھا گیا ہو۔ لیکن وہ شارٹ ہینڈ نہ تھی بلکہ کچھ اور تھا ——— بلیک زیرو نے کاغذ جیب میں رکھا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ راہداری میں موجود لوگ اسے دیکھ کر ٹھٹھکے۔ لیکن بلیک زیرو کسی کی پرواہ کیے بغیر تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں پر آنے جانے والے لوگ اسے ٹھٹھک کر دیکھتے ضرور لیکن سوال کرنے کی جرأت کسی نے نہ کی۔ چھ منزلوں کی سیڑھیاں اترنے کے بعد جب بلیک زیرو ہال میں پہنچا تو اچانک ایک ویٹر نے اس کا راستہ روک لیا۔

"کیا بات ہے اسے تم کہاں اٹھائے لے جا رہے ہو" ———

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ویٹر کے لہجے میں کرختگی تھی۔

"ایک طرف ہٹو ـــــ پولیس کے کام میں مداخلت مت کرو۔" بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور ویٹر جھجک کر ایک طرف ہٹ گیا اور بلیک زیرو لمبے لمبے ڈگ بھرتا گیٹ سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی دروازے کے قریب موجود ایک نوجوان تیزی سے اٹھا اور پھر وہ بھی گیٹ سے باہر نکل آیا۔

بلیک زیرو نے غیر ملکی کو لا کر کار کی پچھلی نشست پر لٹا دیا۔ اور ایک بار پھر اس کی نبض چیک کرنے لگا۔ نبض بتا رہی تھی کہ غیر ملکی جلد ہی ہوش میں آنے والا ہے۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھا اور اپنے قریب کسی کو نہ پا کر اس نے کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے سیٹ پر پڑے ہوئے بے ہوش غیر ملکی کی کنپٹی پر جما دی۔ اور پھر اس کی نبض چیک کی۔ دوسرے لمحے اس نے اطمینان سے دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اب غیر ملکی کے مزید آدھے گھنٹے تک ہوش میں آنے کے تمام امکانات معدوم ہو چکے تھے۔

بلیک زیرو مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد سیدھا دانش منزل کے گیٹ پر پہنچا اور چند لمحوں بعد وہ گیٹ کھول کر کار سمیت اندر داخل ہو گیا۔ گو بلیک زیرو نے اپنی طرف سے تعاقب کا خیال رکھا تھا لیکن وہ اس ہلکے نیلے رنگ کی کار کو چیک نہ کر سکا جو کافی فاصلے سے مسلسل اس کے تعاقب میں لگی ہوئی تھی۔ اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہی نوجوان بیٹھا تھا۔ جو بلیک زیرو کے ہوٹل سے باہر نکلتے ہی اس کے پیچھے لگا تھا جب دانش منزل کا

پھاٹک بند ہو گیا تو نیلے رنگ کی کار آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر ایک تنگ سی گلی میں مڑ کر رک گئی۔ اس گلی میں کسی عمارت کا دروازہ نہ تھا اس لیے گلی خالی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک چپٹا سا بکس نکال کر اس کا ایریل باہر نکالا اور بکس سے منہ لگا کر آہستہ آہستہ بولنا شروع کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ نمبر فائیو کالنگ یو مادام" ـــــ

نوجوان بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ہی نہ مل رہا تھا۔ آخر نوجوان نے مایوس ہو کر ایریل دوبارہ تہہ کر دیا اور بکس کو جیب میں رکھ کر وہ کار سے اترا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک پر آ گیا۔ اب اس کی تیز نظریں دانش منزل کے گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درد کی تیز لہر جولیا کے جسم میں چھری کی طرح اترتی چلی گئی اور جولیا کا شعور ایک جھٹکا لے کر جاگ گیا۔ جولیا نے آنکھیں کھولیں تو حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ وہ ایک مستطیل نما کمرے میں کرسی پہ جکڑی ہوئی بیٹھی تھی اور اس کے سامنے ایک عورت منہ پر نقاب چڑھائے کھڑی تھی۔ جب کہ اس کے ساتھ دو اور نقاب پوش موجود تھے۔ ایک نقاب پوش کے ہاتھ میں الیکٹرک کا دیہ پکڑا ہوا تھا جس سے منسلک تار کا سرا دیوار کے ساتھ لگے ہوئے پلگ میں نصب تھا اور شاید اسی الیکٹرک کا دیہ سے جولیا کے جسم کو جلا کر اُسے ہوش میں لایا گیا تھا۔

جولیا کے ذہن پر چند لمحے تو گردسی سوار رہی مگر پھر وہ ہوشیار ہو گئی۔

"تم لوگ کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے"۔ ۔۔۔ جولیا نے دانت بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مس جولیانا فٹزواٹر ۔۔۔ تم مقامی سیکرٹ سروس کی رکن ہو۔ اور ہمیں سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کے نام اور پتے

اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق تفصیلات چاہیں۔ اور سنو انکار کرنے یا ٹالنے کا تمہارے پاس کوئی موقع نہیں ہے۔ ہمیں ہر قیمت پر یہ معلومات چاہئیں۔ اور سنو ہم نے یہ معلومات حاصل کرنی ہیں چاہے ہمیں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کیوں نہ علیحدہ کرنا پڑے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس ہولناک ذہنی اور جسمانی عذاب سے بچنے کے لئے سیدھے طریقے سے تمام تفصیلات بتا دو۔ ہم تمہارے ساتھ اتنی رعایت کر سکتے ہیں کہ چونکہ تم غیر ملکی ہو۔ اس لئے تمہیں موت کی سزا نہ دی جائے بلکہ تمہیں زندہ رہا کر دیا جائے ۔۔۔۔

نقاب پوش عورت نے انتہائی کرخت لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر تم ہو کون اور تمہیں یہ معلومات کیوں چاہئیں"۔ ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"تم ہمیں موت کے فرشتے کہہ سکتی ہو۔ ہم جو بھی ہیں اس سے تمہیں سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک منٹ دے سکتی ہوں۔ اگر تم نے ایک منٹ بعد خود ہی صحیح معلومات مہیا نہ کیں تو پھر یہ دونوں اپنا کام شروع کر دیں گے اور پھر معاملہ میرے بس سے باہر ہو جائے گا"۔ ۔۔۔ نقاب پوش عورت نے جو مادام فیونا تھی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کو کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ہو بھی نہیں سکتا بھلا ایک غیر ملکی عورت کو کوئی مقامی سیکرٹ سروس اپنا رکن کیسے بنا سکتی ہے"

جولیا نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"اس عورت نے خود ہی ہولناک عذاب کو اپنے گلے لگا لیا ہے۔ اس لئے تم اپنی کارروائی شروع کرو" ــــــ مادام فیونا نے سپاٹ لہجے میں قریب کھڑے ہوتے نقاب پوشوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان دونوں نے سر ہلا کر قدم جولیا کی طرف بڑھائے۔

"سنو ــــ میں سچ کہہ رہی ہوں تمہیں غلط فہمی....." ــــــ

جولیا نے کہنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتی نقاب پوش نے الیکٹرک کادیہ کی سرخ راڈ جولیا کے گال پر رکھ دی اور جولیا کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور وہ کرسی پہ بری طرح پھڑکنے لگی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا پورا جسم آگ میں جل رہا ہو۔ نقاب پوش نے کادیہ گال سے لگا کر پوری طرح دبا دیا تھا۔ اور کمرے میں گوشت جلنے کی ناگوار بو پھیلتی چلی گئی۔ جولیا کا جسم بری طرح پھڑک رہا تھا۔ اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن نقاب پوش کادیہ دبائے بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ اور پھر جولیا کا جسم بری طرح پھڑکنے کے بعد یکدم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ درد و تکلیف کی بے پناہ شدت کے باعث بے ہوش ہو گئی تھی۔

جولیا کے بے ہوش ہوتے ہی نقاب پوش نے کادیہ ہٹا لیا۔
جولیا کا گال درمیان میں بری طرح جل گیا تھا۔ اندر جبڑے کی ہڈی صاف نظر آنے لگ گئی تھی۔

"اسے ہوش میں لا کر دوسرے گال کو جلا دو" ــــــ

مادام فیونا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور دوسرے نقاب پوش نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی میز پہ پڑے پانی کا جگ اٹھا کر جولیا کے سر پہ پلٹ دیا اور جولیا ہوش میں آ گئی۔ ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں نکلنے لگیں۔ اور نقاب پوش نے بڑے اطمینان سے کادیہ جولیا کے دوسرے گال پہ جما دیا۔ اور جولیا کا جسم ایک بار پھر بری طرح پھڑکنے لگا۔ چیخوں میں ہذیانی کیفیت ابھر آئی۔ اور ایک بار پھر گوشت جلنے کی بو کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ اور چند لمحوں بعد جولیا ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی۔ اب اس کا دوسرا گال بھی جل گیا تھا۔ اور دوسری طرف سے بھی جبڑے کی ہڈی نمایاں نظر آنے لگی۔ جولیا کا جسم پسینے میں بری طرح بھیگ گیا تھا۔ اور بے ہوش ہو جانے کے ابد اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

"خاصی سخت جان محسوس ہوتی ہے" ــــــ مادام فیونا نے نقاب پوشوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم ــــــ یہ ابھی سب کچھ بتا دے گی" ــــــ

ایک نقاب پوش نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار بظاہر سپاٹ نظر آ رہی تھی۔ نقاب پوش نے دیوار کو مخصوص انداز میں دبایا تو دیوار میں ایک الماری ظاہر ہو گئی۔ نقاب پوش نے الماری کھولی اور پھر اس میں سے ایک بڑی سی بوتل نکالی جس کے منہ پہ کاک لگا ہوا تھا۔ بوتل لے کر وہ واپس مڑا۔ اور اس نے بوتل کا کاک ہٹا دیا۔ دوسرے نقاب پوش نے اس دوران پانی کا ایک اور جگ جولیا پہ انڈیل دیا تھا۔ جب بوتل والا نقاب پوش جولیا کے پاس پہنچا تو وہ دوبارہ ہوش میں آ چکی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تکلیف کی بے پناہ شدت سے بگڑ گیا تھا ویسے بھی دونوں وجہ سے اس کی شکل بے حد بھیانک نظر آ رہی تھی۔ اس حلق سے سسکیاں نکل رہی تھیں۔

"تم ظالم ہو۔ کمینے ہو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میرا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ——— جولیا نے سسکتے ہوئے کہا

"سچ بولو یا جھوٹ ——— ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہمیں معلومات چاہئیں" ———

مادام فیونا نے یوں کہا جیسے اس کے سامنے جولیا کی بجائے کوئی پتھر پڑا ہو۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم ——— یہ ابھی ٹیپ ریکارڈ کی طرح بول پڑے گی" ———

نقاب پوش نے کہا اور پھر اس نے جھک کر جولیا کے دونوں پیروں سے سینڈل اتار کر ایک طرف پھینک دیئے۔ اور بوتل کو پیر کے اوپر انڈیل دیا۔ بوتل میں تیزاب تھا۔ جیسے ہی تیزاب جولیا کے پیر پر پڑا۔ جولیا کا جسم جھٹکے کھانے لگا۔ جولیا کے پیر سے دھواں سا نکلنے لگا۔ اور پورے پیر کا گوشت گل کر تیزاب کے ساتھ ہی زمین پر پھیلنے لگا۔ جولیا کی خوفناک چیخوں سے کمرے کے در و دیوار لرزنے لگے۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں۔ تیزاب اتنا تیز تھا کہ چند لمحوں میں پیر کا تمام گوشت گل گیا اور ہڈیاں نظر آنے لگیں۔

"دوسرے پیر پر بھی تیزاب ڈال دو۔ اسے ہمیشہ کے لئے معذور کر دو" ———

مادام فیونا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

اور نقاب پوش نے بوتل دوسرے پیر کی طرف بڑھائی اور ... کا جسم جھٹکے کھانے لگا۔

"رک جاؤ ——— خدا کے لئے رک جاؤ ——— میں بتاتی ہوں سب کچھ بتاتی ہوں" ———

جولیا نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"رک جاؤ ——— اسے عقل آتی جا رہی ہے" ———

مادام فیونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور نقاب پوش نے بوتل ہٹا لی۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر مورگ روڈ پر ہے۔ اسے دانش منزل کہتے ہیں۔ قلعہ نما عمارت ہے جس کا بڑا سا گیٹ سرخ رنگ کا ہے" ——— جولیا نے دانش منزل کا صحیح پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— اس کی تصدیق کر لیں گے۔ سیکرٹ سروس کے سربراہ کے متعلق بتاؤ" ———

مادام فیونا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسے ایکسٹو کہتے ہیں۔ وہ کبھی ہمارے سامنے نہیں آیا۔ اور نہ ہمیں علم ہے کہ وہ کون ہے" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"تم اس سے رابطہ کیسے قائم کرتی ہو" ——— مادام نے پوچھا۔

"فون پر" ——— اور پھر جولیا نے ایکسٹو کا خفیہ نمبر بھی صحیح بتا دیا۔ وہ ذہنی طور پر ماؤف ہو چکی تھی۔ اس لئے سب باتیں ٹھیک ٹھیک بتاتی چلی جا رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ا[illegible]قی ممبروں کے نام اور پتے بھی بتا دو"———

مادام [illegible] مطمئن لہجے میں کہا

"سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کا دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ البتہ ایک آدمی ایسا ہے جو سب سے رابطہ قائم رکھتا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ اور اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے فلیٹ کا نمبر دو سو ہے۔ وہ بظاہر سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ لیکن تمام ممبروں کو کیس کے دوران وہ کنٹرول کرتا ہے۔ وہی ہدایات دیتا ہے۔ کسی ممبر کو دوسرے کی اصل شکل کا علم نہیں ہے اور اگر وہ کسی کیس میں ایک دوسرے سے مل بھی جاتے ہیں تو ہم ایک دوسرے کو نمبروں سے پکارتے ہیں اور سب میک اپ میں ہوتے ہیں"———

جولیا نے جواب دیا۔

شاید اب اس کی تکلیف کی شدت میں کمی آگئی تھی اس لئے وہ ذہنی طور پر کچھ ہوشیار ہو گئی تھی اس لئے وہ اصل بات گول کر گئی۔

"دیکھو تم پھر کنی کاٹ رہی ہو۔ اور سنو میں تمہیں ایک بار پھر ایک منٹ کا وقت دیتی ہوں ورنہ اس بار پوری بوتل تمہارے گریبان میں انڈیل دی جائے گی۔ اور نتیجہ تم سمجھ سکتی ہو"———

مادام فیونا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ تم خود اسے چیک کر لو اگر ایک لفظ بھی غلط ہو تو مجھے مار ڈالنا بے شک مار ڈالنا"———

جولیا نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

"سنو جس علی عمران کا حوالہ تم دے رہی ہو ——— وہ ختم ہو چکا ہے۔ میں نے اس کا ڈھانچہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اب بولو کیا کہتی ہو"——— مادام فیونا نے جواب دیا۔

"علی عمران کا ڈھانچہ ——— یہ ناممکن ہے وہ نہیں مر سکتا"———

جولیا نے یوں جواب دیا جیسے علی عمران کی موت کوئی ناممکن امر ہو۔

"وہ تو مر گیا لیکن تم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس لئے تمہارا حشر اس سے بھی خراب ہوگا۔ اس کے گریبان میں پوری بوتل انڈیل دو" ——— مادام فیونا نے نقاب پوش سے مخاطب ہو کر کہا جس نے ہاتھ میں بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

"یس مادام" ——— نقاب پوش نے کہا اور اس کا بوتل والا ہاتھ تیزی سے جولیا کے گریبان کی طرف بڑھا اور جولیا کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کا پورا جسم لرز اٹھا۔ لیکن وہ بے بس تھی۔ اس بُری طرح سے جکڑی ہوئی تھی۔ کہ سوائے چیخنے کے کچھ بھی نہ کر سکتی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران آندھی اور طوفان کی طرح کار اڑائے موگان کے دفتر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اور پھر چند منٹوں بعد اس نے کار اس وسیع و عریض عمارت کے کمپاؤنڈ میں روک دی۔ جس میں راجہ برادرز کا دفتر موجود تھا۔

"آؤ جوزف میرے ساتھ" ــــــ عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔ اور اس کے انداز سے ہی جوزف سمجھ گیا۔ کہ وہ انتہائی جارحانہ موڈ میں ہے اور جوزف کے جسم میں بے اختیار جوش و جذبے کی لہر دوڑ گئی۔ عمران ایسے جارحانہ موڈ میں بڑی مدت کے بعد دکھائی دے رہا تھا۔ اور جوزف اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اب جسمانی ورزش کا کھل کر موقع ملے گا۔

عمران کار سے اترتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ اور پھر لفٹ کے قریب لگے ہوئے سٹینڈ بورڈ پر ان کمپنیوں کے نام پڑھنے لگا جو عمارت کی اوپر والی منزلوں پر واقع تھے اور اس کی تیز نظریں جلد ہی راجہ برادرز کے نام پر ٹھہر گئیں۔ یہ دفتر چوتھی منزل پر واقع تھا۔ عمران جوزف کو ساتھ لئے لفٹ

میں سوار ہوا۔ اور چند لمحوں بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ چوتھی منزل پر راجہ برادرز کے قبضے میں کئی کمرے تھے۔ اور یوں لگتا تھا کہ ان کا کاروبار بہت وسیع و عریض ہے۔ ایک کمرے کے دروازے پر مینجنگ ڈائریکٹر کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور دروازے کے ساتھ ہی ایک خوب صورت لڑکی کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی ٹیلی فون سننے میں مصروف تھی۔ عمران سیدھا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"جی فرمائیے" ــــــ لڑکی نے نظریں اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر موگان سے ملنا ہے" ــــــ عمران نے دھیمے لہجے میں کہا۔ لیکن انداز قدرے تحکمانہ تھا۔

"کیا آپ کی ملاقات ان سے طے ہے" ــــــ لڑکی نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"میں نے اپنے آپ سے ملنے کے لئے کبھی ملاقات طے نہیں کی۔ بہرحال آپ انہیں کہہ دیں کہ مسٹر سولگی ان سے ملنا چاہتے ہیں" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

"معاف کیجئے بغیر وقت طے کئے ان سے ملاقات ناممکن ہے۔ وہ بے حد مصروف ہیں" ــــــ لڑکی نے کاروباری انداز میں معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"جوزف" ــــــ عمران نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یس باس" ——— جوزف یکدم اٹین شن ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ہولسٹروں میں موجود ریوالوروں کے دستوں پر جم گئے۔

"اس لڑکی کو بتاؤ کہ ہم کون ہیں" ——— عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— جوزف نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور لڑکی کی گردن پر جم گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے لڑکی کو یوں کرسی پر سے اٹھایا جیسے سانپ کے منہ میں چھچھوندر لٹکی ہوئی ہو۔ لڑکی بری طرح چیخ کر ہاتھ پیر مارنے لگی اور جوزف نے اسے کاؤنٹر پر ہی پٹخ دیا۔

"یہ صرف ابتدائی سبق ہے" ——— جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور لڑکی کا پورا جسم کانپنے لگا۔

"مم ——— مم ——— مجھے معاف کر دو۔ باس اندر موجود ہے چلے جاؤ" ——— لڑکی نے کاؤنٹر سے نیچے اترتے ہوئے انتہائی گھبراہٹ آمیز لہجے میں کہا اور عمران تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ایک دھماکے سے دروازہ کھول کر موگان کے دفتر میں داخل ہو گیا۔ جب کہ جوزف وہیں کاؤنٹر کے قریب کھڑا گہری نظروں سے لڑکی کو دیکھتا رہا جو دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے مسلسل گلا مسلے چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہا درجے کا خوف تھا۔ اور وہ یوں جوزف کو دیکھ رہی تھی جیسے بکری قصائی اور اس کی چھریوں کو دیکھتی ہے۔

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں موجود ایک بڑی

سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر لیکن جسمانی طور پر انتہائی صحت مند غیر ملکی چونک پڑا۔

"کون ہو تم" ——— غیر ملکی نے عمران کو اس جارحانہ انداز میں اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات ابھر آئے تھے۔

"مسٹر موگان جلدی سے بتا دو کہ تم نے پرنسز انگولا کو کونسی کوٹھی میں بھیجا ہے" ——— عمران نے میز پر دونوں ہاتھ رکھ کر موگان کی نظروں میں نظریں ڈالتے ہوئے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"پرنسز انگولا کوٹھی کیا بکواس ہے" ——— موگان نے چونک کر جواب دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار ابھرنے لگے تھے۔

"ہوں ——— تو تم نہیں بتاؤ گے" ——— عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کا ہاتھ فضا میں گھوما اور کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔

عمران کا تھپڑ پوری قوت سے موگان کے چہرے پر پڑا تھا اور موگان کرسی سمیت جھٹکا کھا کر فرش پر جا گرا۔ اس نے چیختے ہوئے پھرتی سے اٹھنا چاہا مگر اتنی دیر میں عمران جیب سے تیز دھار خنجر نکال چکا تھا۔ جیسے ہی موگان سیدھا ہوا۔ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی موگان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرے کے در و دیوار گونج اٹھے۔ لیکن عمران کمرے کی ساخت دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے یہاں ابھرنے والی کوئی آواز باہر نہیں جا سکتی۔ اور ویسے بھی وہ جس موڈ میں تھا۔ اسے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بات کی ذرہ برابر پرواہ بھی نہ تھی۔

عمران کا چلا ہوا خنجر موگان کی بائیں آنکھ میں گھستا چلا گیا تھا اور موگان نہ صرف ایک آنکھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا بلکہ اس کی آنکھ اور نچلا جبڑا تک کٹ کر رہ گیا

"بتاؤ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور موگان کے ناک کی پھننگ کٹ کر دور جا گری۔

"سب بتاتا ہوں رک جاؤ" ——— موگان نے بری طرح تڑپتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران کے خنجر کو اپنی دوسری آنکھ کی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا۔

"جلدی بکو میرے پاس فضول وقت نہیں ہے" ——— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ گل دین کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ہے" ——— موگان نے جلدی جلدی پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا جولیا کو بھی وہاں پہنچا دیا گیا ہے" ——— عمران نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ جولیا وہاں پہنچ چکی ہے" ——— موگان نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے آدمی ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"دس مسلح افراد ہیں" ———

موگان خنجر کی چمک کے سامنے مسلسل جواب دیئے چلا جا رہا تھا۔

"کوڈ کیا ہیں" ——— عمران نے ایک بار پھر پوچھا۔

"راجہ مہاراجہ اور پرنسز انگولا" ——— موگان نے جواب دیا۔

"اوکے" ——— عمران نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اس کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے بڑھا اور خنجر موگان کی شہ رگ میں پیوست ہو گیا۔ موگان بری طرح تڑپنے لگا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اکلوتی آنکھ اوپر کو چڑھ گئی۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے خنجر نکال کر اسے میز پر پڑے ہوئے ڈسٹر سے صاف کیا اور جیب میں رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکلتا چلا گیا۔

"اسے ایک گھنٹے کے لئے چھٹی کرادو جوزف" ——— عمران نے ریسپشنسٹ لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی جوزف کا ہاتھ گھوم گیا اور لڑکی کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا اور وہ لہرا کر نیچے فرش پر جا گری۔ بھرپور انداز میں لگنے والی ایک ہی مخصوص ضرب نے اسے کم از کم ایک گھنٹے کے لئے بے ہوش کر دیا تھا۔ لڑکی اس انداز سے گری تھی کہ جب تک کاؤنٹر پر سے جھک کر نہ دیکھا جاتا۔ لڑکی نظر نہ آ سکتی تھی۔ عمران نے میز کے کونے میں پڑی ہوئی ایک چھوٹی سی تختی اٹھائی جس پر "ڈونٹ ڈسٹرب" لکھا ہوا تھا۔ اور جوزف کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے بیرونی دروازہ کے باہر وہ تختی زنجیر کے ساتھ لٹکا دی اور دروازہ بند کر کے وہ واپس لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جوزف اس کے پیچھے تھا۔

عمارت سے باہر آکر عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار ایک بار پھر خاصی تیز رفتاری سے دوڑنے لگی۔ جوزف پچھلی سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد جلد ہی کار مضافاتی کالونی جسے گل دین کالونی کہا جاتا تھا۔ میں داخل ہوگئی۔ بارہ نمبر کوٹھی مین روڈ پر ہی واقع تھی۔ عمران نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور زور زور سے ہارن دینا شروع کر دیا۔ جلد ہی پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ نوجوان نے دھاری دار بنیان اور جینز کی پتلون پہنی ہوئی تھی چہرے پر خاصی درشتگی کے آثار تھے۔

"کیا بات ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے کار کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے مسٹر موگان نے بھیجا ہے۔ اور پرنسز انگولا سے ملنا ہے۔ انتہائی ایمرجنسی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی پرنسز انگولا نہیں رہتی یہ تو مائیکل ٹروپ کی کوٹھی ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے درشت لہجے میں جواب دیا اور مڑ کر واپس جانے لگا۔ مگر عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دے کر سیدھا کیا اور دوسرے لمحے اس کا بایاں ہاتھ پوری قوت سے نوجوان کی گردن پر پڑا۔ اور نوجوان اچھل کر دو قدم پیچھے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر عمران دونوں

پیروں پر تیزی سے اچھلا اور پھر اس کے دونوں پیر بیک وقت نیچے سے اٹھتے ہوئے نوجوان کے سینے پر پڑے۔ اور نوجوان کے حلق سے چیخ کی بجائے غرغراہٹ کی سی آواز نکلی ۔۔۔۔ اور اس کی ناک اور منہ سے خون کی دھار نکلنے لگی۔ وہ چند لمحوں میں ہی ساکت ہوگیا۔

عمران کی بھرپور ضرب نے اس کا دل پھاڑ دیا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کی ٹانگ پکڑی اور اسے مردہ چھپکلی کی طرح گھسیٹ کر کار کے نیچے ڈال دیا۔ جوزف بھی یہ واقع دیکھ کر باہر نکل آیا تھا۔ عمران نے جھپٹ کر ایک بار پھر کار کا دروازہ کھولا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ کو ایک جھٹکے سے کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اونچا کر دیا۔ سیٹ کے نیچے واقعی ایک بڑا سا صندوق بنا ہوا تھا۔ جس میں جدید قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ عمران نے ایک ٹامی گن اٹھائی ۔۔۔۔ جس کے ساتھ دس ہزار گولیوں والا بیلٹ منسلک تھا۔ اور ٹامی گن کندھے سے لٹکائی اور ایک اور ٹامی گن جوزف کی طرف اچھال دی۔ اور ساتھ ہی کار کا دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ میرے ساتھ اور سنو جو آدمی بھی نظر آئے بلا تکلف مار گرانا"۔

عمران نے جوزف کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جوزف نے پھرتی سے ٹامی گن سنبھالی اور پھر وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے ذیلی کھڑکی کے ذریعے اندر داخل ہوگئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلیک زیرو نے کار میں بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو باہر گھسیٹا اور پھر اسے اٹھائے ہوئے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے غیر ملکی کو کمرے کے شمالی کونے میں پٹخا اور خود پیچھے ہٹ کر دروازے کے قریب دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک بٹن آن کیا تو کمرے کے درمیان شیشے کی دیوار سرر کی تیز آواز سے چھت سے نکل کر فرش میں داخل ہو گئی۔ اس شیشے کی دیوار کی وجہ سے کمرہ دو حصوں میں بٹ گیا تھا۔ ایک طرف بلیک زیرو کھڑا تھا جب کہ شیشے کی دوسری طرف وہ غیر ملکی بے ہوش پڑا ہوا تھا ——— بلیک زیرو نے ایک اور بٹن دبایا اور شیشے کی دوسری طرف ہلکے بھورے رنگ کا دھواں سا بھرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ غیر ملکی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک اور بٹن دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ بھورے رنگ کا دھواں غائب ہو گیا۔ اور اب اس کی جگہ سرخ رنگ کے دھوئیں نے لے لی۔ یوں لگتا تھا جیسے

پورے کمرے میں سرخ مرچوں کا سفوف اڑتا پھر رہا ہو۔ سرخ رنگ کے دھوئیں کے ساتھ ہی غیر ملکی نے نہ صرف بری طرح چیخنا شروع کر دیا بلکہ وہ یوں اچھل رہا تھا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ بھر گئی ہو۔ اس کی چیخیں بلیک زیرو والے حصے میں گونج رہی تھی۔ بلیک زیرو سوئچ بورڈ کے قریب اطمینان سے کھڑا غیر ملکی کو بغور دیکھتا رہا۔ سرخ رنگ کے دھوئیں کی مقدار لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اور جیسے جیسے مقدار بڑھتی جا رہی تھی۔ غیر ملکی کی چیخوں اور اچھل کود میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور پھر غیر ملکی نے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں ہی بعد اس کے جسم پر صرف انڈرویئر رہ گیا اور باقی کپڑے فرش پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اب وہ بری طرح اپنے جسم کو کھجلا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا اور آنکھیں باہر کو ابلنی شروع ہو گئی تھیں۔

"بچاؤ خدا کے لئے مجھے اس عذاب سے بچاؤ میں مر جاؤں گا" ——— غیر ملکی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن بلیک زیرو خاموش کھڑا رہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد غیر ملکی نے فرش پر لوٹنا شروع کر دیا وہ اس مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا جیسے اچانک پانی سے نکال لیا گیا ہو۔ اس کے پورے جسم پر بڑے بڑے آبلے سے نمودار ہونے لگے تھے اور پھر غیر ملکی کے بری طرح کھجلانے کی وجہ سے وہ آبلے پھٹ جاتے اور غیر ملکی پہلے سے زیادہ تیزی سے لوٹتا اور اچھلنا شروع کر دیتا۔ اس کا چہرہ اس بری طرح بگڑ گیا تھا۔ کہ اب وہ انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت شئے نظر آ رہا تھا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیخوں میں اب ہذیانی انداز ابھر آیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اب دیواروں سے ٹکریں مارنی شروع کر دی تھیں

بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھایا اور سرخ دھوئیں والا بٹن آف کر دیا۔ بٹن آف ہوتے ہی شیشے والے حصے میں موجود دھواں تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی کے جسم کی حرکات بھی آہستہ ہوتی چلی گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم میں لگنے والی آگ آہستہ آہستہ ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہو۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ فرش پر ساکت پڑا تھا البتہ لمبے لمبے سانس لینے کی وجہ سے اس کا پھولتا پچکتا سینہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"جلدی بتاؤ کہ تمہارا ریڈ میڈوسا سے کیا تعلق ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کا فقرہ سنتے ہی غیر ملکی کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔ اس نے گردن گھما کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے شدید نفرت کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ مجھے مار ڈالو لیکن یہ عذاب مت دو"۔۔۔

غیر ملکی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف میرے سوالوں کا جواب دو۔ ورنہ اس بار سرخ دھواں پہلے سے زیادہ مقدار میں بھر جائے گا۔ اور پھر تم مر تو نہ سکو گے لیکن ......"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہاتھ سوئچ کی طرف بڑھاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو ۔۔۔ سوئچ نہ آن کرنا میں بتاتا ہوں۔

میں ریڈ میڈوسا کا ممبر ہوں۔ میرا نمبر فائیو ہے"۔۔۔ غیر ملکی نے انتہائی گھبراہٹ بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ میڈوسا کا اس ملک میں کیا مشن ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے دوسرا سوال کیا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں تو صرف ایک مہرہ ہوں"۔۔۔ غیر ملکی نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا۔ اب وہ خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا اور اس کا جواب سنتے ہی بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دبا دیا۔ کمرے میں ایک بار پھر سرخ رنگ کا دھواں پھیلتا ہوا نظر آیا اور غیر ملکی کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ دہشت زدہ انداز میں چیخ رہا تھا۔

"بند کرواسے ۔۔۔ میں بتاتا ہوں بتاتا ہوں"۔۔۔ غیر ملکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں بتاؤ ۔۔۔ ورنہ میں مقدار میں اضافہ کر دوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور غیر ملکی نے کسی طوطے کی طرح رٹا ہوا سبق دہرانا شروع کر دیا وہ بری طرح اچھل رہا تھا اور اپنے جسم کو ساتھ ساتھ بری طرح کھجلاتا جا رہا تھا۔

"ریڈ میڈوسا یہاں کی اٹیمک لیبارٹری کو اڑانا چاہتی ہے"۔۔۔ غیر ملکی نے بری طرح اچھلتے اور چیختے ہوئے کہا۔

"اور تفصیل بتاؤ"۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

بند کرو مجھے اس خوفناک عذاب سے بچاؤ میں سچ کہتا ہوں میں سب کچھ بتا دوں گا اور بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر دیا۔ چند لمحوں بعد غیر ملکی کی اچھل کود آہستہ ہوتی چلی گئی۔

"جلدی بتاؤ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے کہ میں یہاں کھڑا تمہارا ناچ دیکھتا رہوں"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہاتھ سوئچ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرے ذمے اٹیمک لیبارٹری کا محل وقوع چیک کرنا تھا۔ میں نے اپنے دو ساتھیوں کو بھیجا تھا۔ وہ مصوری کرنے کے بہانے وہاں گئے تھے۔ اور پھر وہ وہاں کی مکمل رپورٹ لے کر آئے تھے۔ وہ رپورٹ کوڈ ورڈز میں کاغذ پر لکھی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔۔ غیر ملکی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا یہی وہ کاغذ ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جیب سے وہی کاغذ نکال کر غیر ملکی کو دکھاتے ہوئے کہا جس پر ٹیڑھی میڑھی لکیریں بنی ہوئی تھیں۔

"ہاں یہی رپورٹ ہے جو میں نے ریڈ میڈوسا کو پہنچانی تھی"۔۔۔۔۔۔ نمبر فائیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ڈی کوڈ کیا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اور سنو اگر یہ تمہارے بتائے ہوئے طریقے سے ڈی کوڈ نہ ہوا تو میں سرخ رنگ کا دھواں چھوڑ کر خود چلا جاؤں گا۔ اور پھر جو تمہارا حشر ہو گا اس کا تصور تم آسانی سے کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔

بلیک زیرو نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"فار گاڈ ایسا نہ کرنا۔ یہ بہت خوف ناک ہے۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس قدر خوف ناک عذاب بھی دنیا میں ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔

نمبر فائیو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ڈی کوڈنگ بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"یہ ایلفا بیٹا ڈبل ایلفا کوڈ ہے"۔۔۔۔۔۔ نمبر فائیو نے کہا۔

"بس ٹھیک ہے میں سمجھ گیا اب میں اسے ڈی کوڈ کر لوں گا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تمہارے ساتھیوں نے یہ رپورٹ حاصل کیسے کی۔ تمہارے کہنے کے مطابق وہ صرف مصوری کرنے گئے تھے"۔۔۔۔۔۔

بلیک زیرو نے پوچھا۔ اس کے ذہن میں صفدر کی وہ رپورٹ آ گئی تھی۔ جس میں اس نے ایک مرد اور عورت کا وہاں مصوری کے لئے آنا اور پھر کار میں سے غائب ہو جانے کا ذکر کیا تھا۔

"دراصل مصوری کا ایزل سٹینڈ جدید ترین مشینری کے تحت بنایا گیا تھا۔ بظاہر وہ لکڑی کا ایک عام سا سٹینڈ تھا۔ لیکن اس کی تینوں ٹانگوں کے اندر ایسے حساس ترین آلات نصب تھے۔ کہ وہ زمین کے اندر پانچ ہزار فٹ تک کی گہرائی میں چلنے والی کسی بھی مشین کی نہ صرف ماہیت بلکہ اس کا مقصد تک نوٹ کر لیتے تھے اور ان کی رپورٹ ایک چھوٹی سی فلم میں جو اس تختے کے اندر فٹ تھی جس پر کاغذ چڑھا کر مصوری کی جاتی ہے تحریر ہوتی رہتی تھی۔ اس فلم کے ذریعے یہ رپورٹ تیار کی گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ نمبر فائیو کی قوت ارادی سرخ دھویں نے بالکل ہی ختم کر دی تھی۔ اس لئے وہ بڑی وضاحت سے تمام سوالوں کے جواب دیتا چلا جا رہا تھا۔

"یہ رپورٹ تم نے مادام فیونا کو دینی تھی"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے پوچھا۔

"ہاں وہی ہمارے سربراہ ہے یا ——— نمبر فائیو نے جواب دیا۔

"کیا وہی ریڈ سیڈ وسا ہے" ——— بلیک زیرو نے دوسرا سوال کیا۔

"اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ کہ وہ خود باس ہے یا وہ بھی کسی کی ماتحت ہے" ——— نمبر فائیو نے جواب دیا۔

"اوکے ——— اب تم آرام کرو میں تمہاری بتائی ہوئی باتیں چیک کر لوں" ——— بلیک زیرو نے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ہاتھ میں رپورٹ کا کاغذ پکڑے وہ تیزی سے چلتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک کہیں قریب ہی چیخ کی سی آواز ابھری اور بلیک زیرو کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور وہ منہ کے بل زمین پر گرتا چلا گیا۔ رپورٹ والا کاغذ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گرا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کی کمر میں گرم سلاخ اترتی چلی گئی ہو۔ دماغ پر اندھیروں نے بڑے زبردست انداز میں یلغار شروع کر دی۔ وہ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں سمجھ گیا کہ کسی نے اس کی پشت پر گولی مار دی ہے۔ اس کا سانس گھٹتا چلا جا رہا تھا۔ اور سانس لینے کے لئے اُسے زبردست جدوجہد کرنی پڑ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے چند لمحوں بعد اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ جائے گی۔ اور پھر تیز تیز قدموں کی آواز اُسے قریب آتی سنائی دی۔ اس نے اپنے سر کو جھٹک کر دماغ پر پھیلنے والے اندھیروں کو دور کرنے کی آخری کوشش کی مگر یک لخت اُسے

محسوس ہوا کہ اس کی سانس رک گئی ہے اور پھر دماغ پر سیاہ رنگ کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ کوئی شخص اس کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اس کے بعد تاریکی ہی تاریکی تھی۔

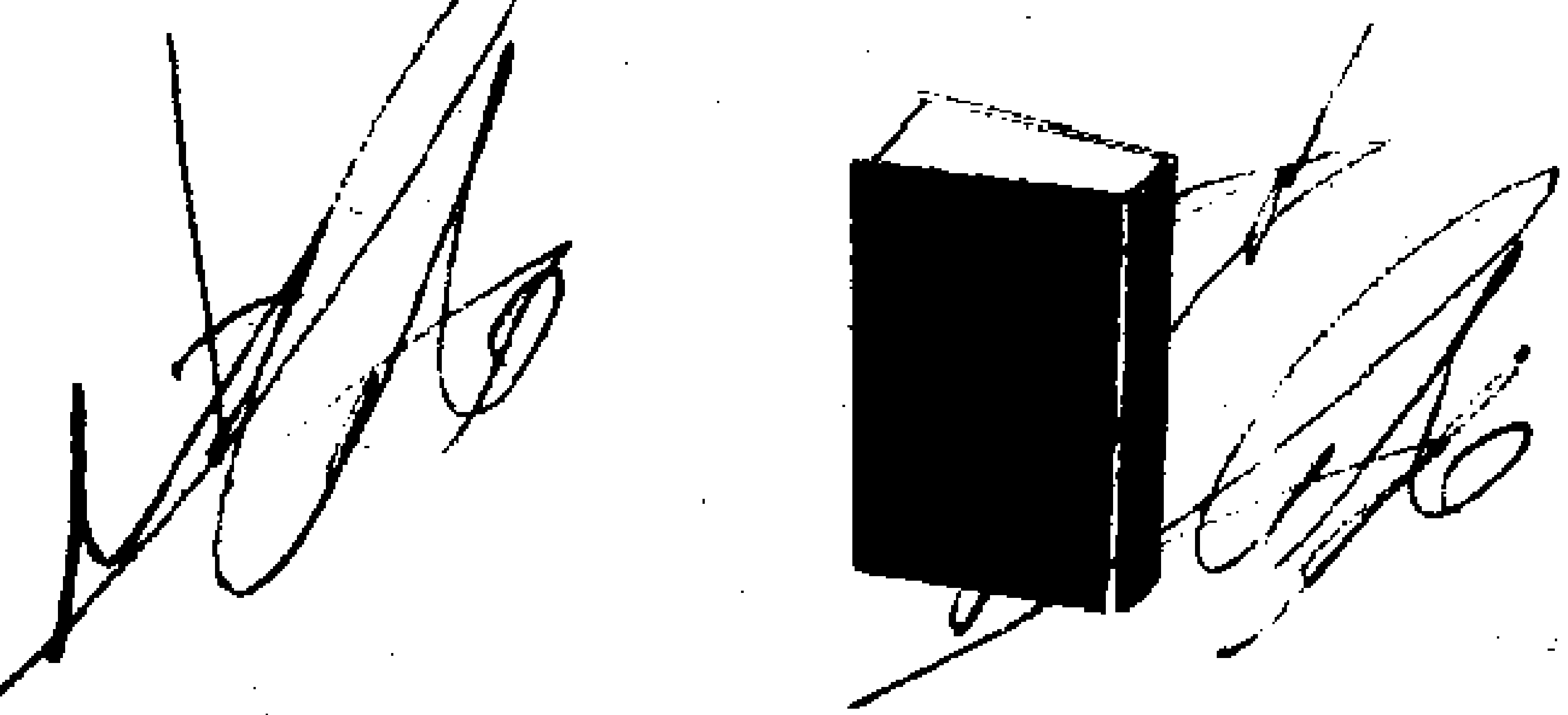

"ٹھہرو ——— رک جاؤ ——— خدا کے لئے رک جاؤ یہ ظلم نہ کرو میں بتاتی ہوں" ——— جولیا نے اپنے گریبان کی طرف تیزاب کی بوتل بڑھتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ" ——— مادام فیونا نے نقاب پوش سے کہا۔ اور نقاب پوش کا ہاتھ آخری لمحے میں واپس ہو گیا۔ اگر مادام فیونا ایک لمحہ اور اُسے نہ روکتی تو نقاب پوش تیزاب کی پوری بوتل جولیا کے گریبان میں انڈیل چکا ہوتا اور ظاہر ہے اس کے بعد جولیا کا جو حشر ہوتا وہ اظہر من الشمس تھا۔

"سیکرٹ سروس کے میرے علاوہ چھ ممبر ہیں" ——— جولیا نے بتایا۔

"ان کے نام اور پتے بتاؤ" ——— مادام فیونا نے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

ان کے نام صفدر، شکیل، نعمانی، چوہان، صدیقی اور تنویر ہیں اور وہ سب اس وقت اٹیمک ریسرچ لیبارٹری کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ اور مستقل وہیں رہتے ہیں۔" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"ان کے وہاں کے پتے بتاؤ۔" ——— مادام فیونا نے زور دے کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— میں وہاں کبھی نہیں گئی۔" ——— جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا جسم مسلسل کانپ رہا تھا۔

"بوتل انڈیل دو۔" ——— مادام فیونا نے نقاب پوش سے دوبارہ مخاطب ہو کر کہا۔ اور نقاب پوش ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ اور جولیا کی آنکھیں خوف سے پھٹتی چلی گئیں۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے پتہ نہیں۔" ——— جولیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن نقاب پوش مسلسل اس کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کے قریب پہنچتا اچانک کمرے کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ سب چونک کر مڑے۔

"مادام ——— کوٹھی پر حملہ ہو گیا ہے۔ انتہائی خوف ناک جنگ ہو رہی ہے۔ حملہ آور جلد ہی کوٹھی پر قبضہ کر لیں گے آپ یہاں سے نکل چلیں۔" ——— آنے والے نے جو زارس تھا۔ وہاں کا انچارج گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے۔" ——— مادام نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھبرا کر پوچھا۔

"ہاں ——— آیئے میرے ساتھ ——— اور تم دونوں جلدی سے جا کر حملہ آوروں کے خلاف مورچہ سنبھالو۔" ——— زارس نے مادام کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ نقاب پوشوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا اور وہ دونوں بوتل پھینک کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑے اور پھر باہر بھاگتے چلے گئے۔ ان کے بعد زارس اور مادام کمرے سے باہر نکلے اور پھر زارس مادام کا ہاتھ پکڑے تیزی سے ایک راہداری میں بھاگتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں موجود دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر زور سے پیر مارا۔ دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی۔ اور وہ دونوں اس خلا سے دوسری طرف نکل گئے۔ دیوار ان کے پار ہوتے ہی دوبارہ برابر ہو گئی۔ اب وہ ایک پتلی سی سرنگ میں دوڑنے لگے۔ سرنگ کے اختتام پر ان کا سامنا ایک بار پھر دیوار سے ہوا۔ اور زارس نے یہ دیوار بھی ایک کونے میں پیر کی ضرب لگا کر غائب کی اور پھر وہ دونوں دیوار کے پار چلے گئے۔ یہاں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ——— جو گیراج نما تھا۔ اس کے اندر سپورٹس ماڈل کی ایک کار موجود تھی۔ سامنے شٹر گیٹ بنا ہوا تھا۔ زارس نے شٹر گیٹ کے کونے میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو شٹر تیز آواز سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اب سامنے سڑک صاف نظر آرہی تھی ——— زارس تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مادام فیونا نے ساتھ والی سیٹ سنبھالی اور منہ پر سے نقاب اتار لیا۔ کار تیزی سے گیراج سے نکلی۔ اور زارس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کار کے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور ان کے باہر نکلتے ہی گیراج کا شٹر خود بخود تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ اور زارس کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی دوسری کاروں میں شامل ہو گئی۔

"یہ حملہ آور کون ہیں" ——— مادام فیونا نے جو اب تک خاموش تھی بڑے گمبھیر لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں مادام ——— بس اچانک ہی انہوں نے حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اتنا تیز تھا کہ ہمارے سنبھلتے سنبھلتے وہ اندر تک پہنچ گئے" ——— زارس نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا خیال غلط تھا۔ جولیا کو اغوا کرنے والے اپنے پیچھے انہیں لگا لائے تھے۔ ورنہ اس طرح اچانک حملہ نہ ہوتا" ——— مادام فیونا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ——— حالانکہ اس بات کا خیال تو بہت رکھا گیا تھا" ——— زارس نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی آتے ہوئے اس جولیا کو گولی مار دینی چاہیے تھی" ——— مادام نے افسوس بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پھر ہمیں دیر ہو جاتی۔ حملہ آور بس چند لمحوں بعد ہی وہاں پہنچ جاتے" زارس نے جواب دیا۔

"اب تم کہاں جا رہے ہو" ———

مادام فیونا نے اچانک چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہمارا ایک اور خفیہ اڈہ ہے وہاں پہنچ کر پہلے تمام حالات کا اندازہ لگاؤں گا۔ اور پھر جیسے حالات ہوئے ویسے اقدام کروں گا

زارس نے جواب دیا۔

مادام فیونا نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ زارس سے کہے کہ وہ اسے ہوٹل پر ڈراپ کر دے مگر پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے وہ ہوٹل فون کر کے حالات کا پتہ کرے گی پھر وہاں جائے گی۔

تھوڑی دیر بعد زارس نے کار ایک اور کالونی کی طرف موڑ دی اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گیا۔ اس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا باہر آ گیا۔

"ہیکل کو بلاؤ" ——— زارس نے نوجوان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیکل آج کل ملک سے باہر ہے۔ ایک ہفتہ بعد آئے گا" ——— نوجوان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چند گھنٹے انتظار کر لیتا ہوں" ——— زارس نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

اور کے باس ——— آپ اچانک کیسے آ گئے" ——— نوجوان نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ پہلی گفتگو شاید ایک دوسرے کی پہچان کے لئے کوڈ تھی۔

"پوائنٹ نمبر دن پر حملہ ہو گیا ہے تم جلدی سے پھاٹک کھولو" زارس نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور نوجوان تیزی سے مڑ کر بھاگتا ہوا پھاٹک کی کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلا گیا۔ زارس کار اندر بڑھائے لئے گیا۔ اور جب اس نے کار پورچ میں روکی تو کئی مشین گنوں سے مسلح افراد نے کار کو گھیر لیا۔ زارس تیزی سے نیچے اترا۔ تو ایک نوجوان نے قدم آگے بڑھائے۔

"باس آپ"۔۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"وہاں پوائنٹ نمبر ون پر حملہ ہو گیا ہے۔ تم لوگ ہوشیار رہو"۔۔۔۔ زارس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر کار سے نیچے اترتی ہوئی مادام کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے عمارت کے اندر بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں آئے جہاں ایک بڑی سی میز موجود تھی۔ اور دیواروں پر مختلف سائزوں کی سکرینیں نصب تھیں۔۔۔۔ میز کی سطح پر مختلف رنگوں کے بٹنوں کی ایک طویل قطار نصب صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔۔ زارس نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی سنبھالی اور مادام میز کے قریب رکھی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ زارس نے کرسی پر بیٹھتے ہی میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سامنے کی دیوار پر نصب ایک سکرین روشن ہو گئی۔ اور زارس کے چہرے پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ سکرین پر چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا۔

یہ کوٹھی کے سامنے کی سمت تھی۔ کوٹھی میں پولیس کے افراد گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

"اوہ اس کا مطلب ہے پولیس وہاں پہنچ گئی ہے"۔۔۔۔ زارس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی کوٹھی ہے جہاں سے ہم آئے ہیں"۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"ہاں یہ وہی ہے۔ اور وہاں نصب کیمرے صحیح کام کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے حملہ آوروں کو شاید پولیس کے آنے کی وجہ سے زیادہ نقصان کا موقع نہیں ملا۔ بہرحال اب میں کسی آدمی کو بھیجتا ہوں وہ تمام حالات کا پتہ کر کے آئے گا"۔۔۔۔ زارس نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"یس جیکسن سپیکنگ"۔۔۔۔ انٹرکام سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"پوائنٹ نمبر ون پر کسی آدمی کو بھیج کر تفصیلات کا پتہ کراؤ اور مجھے رپورٹ دو"۔۔۔۔ زارس نے کہا۔

"بہتر باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور زارس نے انٹرکام کا بٹن آف کر دیا۔

"موگان کا نمبر ملاؤ۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ مادام نے زارس سے کہا اور زارس نے سر ہلاتے ہوئے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"مسٹر موگان سے بات کراؤ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی زارس نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ان کا دوست ہوں زارس" ـــــــ زارس نے مختصر سا جواب دیا۔

"مسٹر موگان کو کسی نے ان کے دفتر میں گھس کر قتل کر دیا ہے۔ ان کی سیکرٹری کو بے ہوش کر دیا گیا تھا" ـــــــ دوسری طرف سے جواب ملا اور زارس یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ گیا ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے" ـــــــ زارس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"دو گھنٹے پہلے دو آدمی وہاں آئے تھے۔ سیکرٹری کے بیان کے مطابق ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ایک لحیم شحیم حبشی تھا۔ انہوں نے پہلے سیکرٹری پر تشدد کیا اور پھر وہ نوجوان موگان کے کمرے میں گھس گیا اور پھر جب واپس آیا تو سیکرٹری کو بیہوش کر کے وہ دونوں بھاگ گئے۔ جب سیکرٹری ہوش میں آئی تب پتہ چلا کہ مسٹر موگان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے" دوسری طرف سے تفصیل بتائی گئی۔

"اوہ ویری بیڈ" ـــــــ زارس نے کہا اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ تشدد سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ موگان سے کوئی خاص بات پوچھنا چاہتے تھے" ـــــــ مادام فیونا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اپنے

ہوٹل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس میری زاروش سپیکنگ" ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"مادام فیونا سپیکنگ" ـــــــ مادام فیونا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــــ دوسری طرف سے بولنے والی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات" ـــــــ مادام فیونا نے پوچھا۔

"اور تو کوئی خاص بات نہیں مادام ـــــــ البتہ دو گھنٹے پہلے ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو محکمہ ثقافت کا آفیسر ظاہر کر رہا تھا۔ اس نے باتوں باتوں میں ریڈ میڈوسا کا نام لیا۔ اور کہا کہ ریڈ میڈوسا ایک عریاں ڈانس کا نام ہے۔ وہ یہاں نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جاتے ہوئے کہہ گیا کہ مادام فیونا کو پیغام دے دیں کہ ریڈ میڈوسا یہاں نہیں چلے گا" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــــ یہ بات ہے تو سنو تم اطمینان سے شو کرو اب میں وہاں نہیں آؤں گی۔ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ ایک ضروری کام کی وجہ سے مادام واپس اپنے ملک چلی گئی ہے۔ منیجر سے باقی بات چیت تم کر لینا۔ اب تم اس طائفے کی انچارج ہو۔ سمجھ گئیں" ـــــــ مادام فیونا نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام جو آپ کا حکم" ـــــــ دوسری طرف سے جواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا گیا۔ اور مادام نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"کمرہ نمبر تین سو دس سے بات کراؤ" ——— مادام نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"معاف کیجیے کمرہ نمبر تین سو دس میں رہنے والے مسٹر ہنری کو پولیس بے ہوش کر کے لے گئی ہے" ——— دوسری طرف سے جواب ملا۔

"کیا مطلب ——— کیا پولیس نے وہاں چھاپا مارا تھا" ——— مادام کی آنکھیں حیرت سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔

"تفصیل کا علم تو نہیں۔ البتہ یہ پتہ چلا ہے کہ سرمئی رنگ کے سوٹ میں ملبوس آدمی مسٹر ہنری کو بے ہوشی کے عالم میں کاندھے پر اٹھائے لفٹ سے نیچے اترا۔ تو ایک ویٹر نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے یہ کہہ کر ویٹر کو ہٹا دیا کہ پولیس کے کام میں مداخلت نہ کرو" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور مادام نے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے" ——— مادام نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ ہر طرف بازی الٹی ہو رہی تھی۔ چند لمحے وہ بیٹھی سوچتی رہی۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا چپٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کے ایریل کو کھینچ کر چار منزل اونچا کر دیا۔

"ہیلو ——— ریڈ میڈوسا سپیکنگ اوور" ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"نمبر فور سپیکنگ میڈم اوور" ——— دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز نکلی۔

"تمہیں نمبر فائیو کی نگرانی پر لگایا گیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے علم ہوا ہے کہ اسے اغوا کر لیا گیا ہے اوور" ——— مادام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام ——— میں ہوٹل ہالی ڈے میں نمبر فائیو کی نگرانی کیلئے موجود تھا کہ اچانک ایک آدمی نمبر فائیو کو بے ہوشی کے عالم میں کاندھے پر اٹھائے لفٹ سے نیچے اترا۔ ویٹر نے اسے روکنا چاہا۔ تو اس نے پولیس کا نام لے دیا۔ اور نمبر فائیو کو اٹھائے باہر کار میں ڈال کر چل پڑا۔ میں نے اس کا تعاقب کیا تو وہ اسے مورگ روڈ پر ایک قلعہ نما عمارت میں لے گیا۔ میں نے آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ تو میں نے اپنے طور پر عمارت کے اندر جانے کا منصوبہ بنایا اور پھر میں کار کو دیوار کے ساتھ کھڑی کر کے عمارت کے اندر کود گیا۔ بہت وسیع و عریض عمارت تھی۔ وہی کار جس میں نمبر فائیو کو لے جایا گیا تھا۔ وہاں موجود تھی ——— میں جس وقت کار کے قریب پہنچا تو میں نے ایک دروازے سے اسی آدمی کو جس نے نمبر فائیو کو اغوا کیا تھا باہر نکلتے دیکھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک کاغذ پکڑا ہوا تھا ——— میں نے اس کی پشت میں سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی۔ لیکن جب میں اس کے قریب پہنچا تو اچانک میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بند تھا ــــــ میں نے کمرے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن اس کا دروازہ بے حد مضبوط ہے اور ایسی ساخت کا ہے کہ نہ تو توڑا جا سکتا ہے اور نہ ہی کھولا جا سکتا ہے۔ نمبر فائیو بھی اسی کمرے میں ہے۔ اس کی انتہائی بُری حالت ہے ــــــ اس کے تمام جسم پر آبلے پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کی ذہنی کیفیت ماؤف ہے۔ بہرحال میں نے کوشش کر کے پوچھا تو اس نے اتنا بتایا ہے کہ لانے والے نے اس پر تشدد کر کے ریڈ میڈوسا کے متعلق پوچھا اور لیبارٹری سے متعلق وہ کوڈ رپورٹ بھی اس کے پاس موجود ہے ــــــ نمبر فائیو نے اس سے وہ کوڈ رپورٹ بھی ڈی کوڈ کرنے کا راز معلوم کر لیا ہے اوور" ــــــ نمبر فور نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ ــــــ اس کا مطلب ہے تم دونوں اسی عمارت میں قید ہو" اوور" ــــــ مادام نے کہا۔

"یس میڈم ــــــ ہم دونوں اسی عمارت میں ہیں اوور" ــــــ نمبر فور نے جواب دیا۔

"او۔کے ــــــ میں ابھی اس عمارت پر حملہ کرتی ہوں تم بے فکر رہو۔ اوور اینڈ آل" ــــــ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایریل دوبارہ تہہ کر دیا۔

"یہ عمارت جولیا کے مطابق سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کا مطلب ہے سیکرٹ سروس ہماری راہ پر چل نکلی ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ انہیں ریڈ میڈوسا کے متعلق کیسے معلومات مل گئیں۔ اور نہ صرف معلومات مل گئیں۔ بلکہ انہوں نے حیران کن تیزی سے

ہر طرف سے حملے شروع کر دیئے ہیں۔ پوائنٹ نمبر دن پر حملہ۔ موگان کا قتل۔ نمبر فائیو کا اغوا۔ میرے ہوٹل پر پہنچ کر ریڈ میڈوسا کا ذکر کرنا۔ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ واقعی یہ سیکرٹ سروس تو مافوق الفطرت لگتی ہے۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ ان کا مقابلہ کس سے ہے۔ میں اس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی" ــــــ مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔

"واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے سب کچھ" ــــــ زارس نے کہا۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں اور کون کون سا اسلحہ ہے" ــــــ مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"دس آدمی ہیں اور یہاں سٹور میں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے" ــــــ زارس نے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں کو تیار کرو اور مجھے اسلحہ خانے میں لے چلو۔ میں ابھی اس عمارت پر حملہ کرنا چاہتی ہوں" ــــــ مادام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام اس وقت تو دن ہے۔ وہاں ہجوم اکٹھا ہو جائے گا۔ پولیس آ جائے گی۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ رات کو حملہ کیا جائے" ــــــ زارس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"نہیں ــــــ میں اینٹ کا جواب فوری طور پر پتھر سے دینا چاہتی ہوں تم تیاری کرو" ــــــ مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور زارس نے ہاتھ انٹرکام کی طرف بڑھا دیا ظاہر ہے وہ مادام کے سامنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مزید کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔

"ٹھہرو" ـــــ اچانک مادام فیونا نے کسی خیال کے تحت کہا۔ اور رزارس کا ہاتھ انٹرکام کا بٹن دباتے دباتے رک گیا۔

اور مادام نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو جولیا نے اُسے دانش منزل کے بتائے تھے۔ نمبر مکمل ہوتے ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس ایکسٹو سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جولیا سپیکنگ فرام دس اینڈ" ـــــ مادام فیونا نے جولیا کے لہجے اور آواز کی نقل کرتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس کیا بات ہے" ـــــ ایکسٹو نے بدستور اُسی لہجے میں پوچھا۔

"میں ریڈ میڈوسا کے قبضے سے نکل آئی ہوں۔ میرے پاس اس کا ایک ایسا راز ہے جو میں فوری طور پر آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں" ـــــ مادام فیونا نے کہا۔

"ریڈ میڈوسا ـــــ ٹھیک ہے ـــــ آؤ" ـــــ ایکسٹو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور مادام فیونا کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ سیکرٹ سروس کے سربراہ کا ریڈ میڈوسا کے نام پر چونکنے کا مطلب یہی تھا کہ اُسے ریڈ میڈوسا کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ موگان کو قتل کرنے والے کوئی اور تھے۔

اور اسی طرح گل دین کالونی پر حملہ بھی سیکرٹ سروس کی طرف سے نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً ایکسٹو کو اس کا علم ہوتا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس عمارت میں نمبر فائیو کو لے جایا گیا ہے اور اس پر تشدد کر کے ریڈ میڈوسا کے بارے میں تفصیلات پوچھی گئیں۔ پھر نمبر فور نے عمارت میں داخل ہو کر لے جانے والے پر حملہ کیا اور اُسے گولی مار دی لیکن اُسے بھی بے ہوش کر کے قید کر دیا گیا۔ اس کے باوجود ایکسٹو ریڈ میڈوسا کے بارے میں لاعلم تھا۔ فوراً ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا اور وہ سمجھ گئی کہ اصل چکر کیا چلا ہو گا۔ دراصل نمبر فائیو کو لے جانے والا سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر ہو گا۔ جسے اتفاق سے ریڈ میڈوسا کے بارے میں معلومات مل گئیں ـــــ اور وہ نمبر فائیو کو ہیڈ کوارٹر میں اغوا کر کے لے گیا۔ اور اُس پر تشدد کر کے اُس سے راز اگلوا لیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ یہ معلومات ایکسٹو تک پہنچاتا۔ اُسے نمبر فور نے قتل کر دیا۔ اس طرح یہ راز اس ایجنٹ کے سینے میں ہی دفن رہ گیا اور ایکسٹو اس سے لاعلم ہی رہا۔ یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس نے ریڈ میڈوسا کے نام پر حیرت کا اظہار کیا ہے ـــــ یہ سب کچھ اس نے ایک لمحے میں ہی سوچ لیا۔

"سر میں ابھی ہیڈ کوارٹر پہنچ رہی ہوں۔ چونکہ مجھ پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اس لئے میرا ذہن سلامت نہیں ہے۔ آپ مجھے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ پر ہی مل لیں۔ اور مجھ سے وہ راز لے لیں" ـــــ مادام فیونا نے بات بناتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے عمارت میں داخلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے طریق کار اور کوڈز وغیرہ کا علم نہیں تھا۔ اور وہ ایکسٹو سے اس بارے میں پوچھ بھی نہ سکتی تھی۔ کیونکہ اس طرح ایکس ٹو مشکوک بھی ہو سکتا تھا۔

"او۔کے ـــ تم آجاؤ" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام فیونا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر پھرتی سے جیب سے وہی چھوٹا سا بکس نکالا اور اس کا ایریل تین منزلوں تک کھینچ لیا۔

"یس نمبر تھری سپیکنگ اوور" ـــ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"ریڈ میڈوسا اوور" ـــ مادام فیونا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام فرمائیے اوور" ـــ نمبر تھری نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"تم مکھیوں کو لے کر فوراً مورگ روڈ پر ایک قلعہ نما عمارت کے سامنے پہنچ جاؤ۔ میں میک اپ میں تمہیں وہیں ملوں گی۔ کوڈ یہی ہوں گے۔ باقی ہدایات وہیں دوں گی اوور" ـــ مادام فیونا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ـــ میں دس منٹ میں وہاں پہنچ جاؤں گا اوور" نمبر تھری نے جواب دیا۔

"حملہ کرنے والا لوشن اور انٹی لوشن بھی اپنے ہمراہ لے آنا اوور" مادام فیونا نے کہا۔

"او۔کے مادام اوور" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــ مادام نے کہا اور ایریل تہہ کر کے ڈبہ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

"تم اپنے آدمیوں کو بموں اور مشین گنوں سے مسلح کر کے اس عمارت کے گرد پھیلا دو۔ میں نے اپنی حکمت عملی تبدیل کر لی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے حملے کی ضرورت پڑ جائے۔ تم تھری ون ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے جانا۔ میں اس پر تمہیں کاشن دوں گی۔ کاشن ملتے ہی تم لوگوں نے حملے کا آغاز کر دینا ہے" ـــ

مادام نے زارس کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام آپ اگر اس عمارت میں ہوئیں تو پھر" ـــ زارس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ احمق واقع ہوتے ہو۔ کیا میں اتنی ہی بے وقوف ہوں کہ بغیر اپنا بچاؤ کئے حملے کا حکم دے دوں گی" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری مادام ـــ بس ویسے ہی خیال آگیا تھا" ـــ زارس نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں باتھ روم میں جا رہی ہوں۔ مجھے میک اپ باکس وہیں پہنچا دو۔ جلدی تاکہ میں جولیا کا میک اپ کر سکوں۔ مجھے میک اپ باکس دے کر تم اپنے آدمیوں کو لے کر اس عمارت کی طرف چلے جاؤ۔ سپورٹس کار چھوڑتے جانا۔ میں اسی کار میں وہاں پہنچ جاؤں گی" ـــ مادام نے اس دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس پر ٹوائلٹ کا لفظ لکھا ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میک اپ باکس ٹوائلٹ میں پہلے سے موجود ہے مادام۔ تیسری الماری کے نچلے خانے میں"۔۔۔ زارس نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ مختلف وگیں بھی ہیں وہاں"۔۔۔ مادام نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔۔۔ الماری میں مختلف لباس اور وگیں بھی موجود ہیں۔ ہر قسم کا میک اپ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ زارس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم وہاں جانے کی تیاری کرو۔ اور سنو تمہیں وہاں اس انداز میں چھپ کر رکنا ہوگا کہ کسی کو تم پر یا تمہارے آدمیوں پر شک نہ پڑے۔ وہ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی نگرانی کا بھی کوئی انتظام ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہارے آدمی مشکوک ہو جائیں اور بنا بنایا کھیل بگڑ جائے"۔۔۔ مادام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام"۔۔۔ زارس نے اُسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا اور مادام سر ہلاتی ہوئی ٹوائلٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

پھاٹک کی ذیلی کھڑکی سے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور جوزف تیزی سے دائیں سمت کی دیوار کی طرف بھاگے۔ وہاں مہندی کی قد آدم باڑھ موجود تھی جو اصل عمارت تک چلی گئی تھی۔ اب یہ اتفاق ہی کہلا سکتا ہے کہ جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عمارت کے سامنے کے رخ پر کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ اور وہ دونوں بخیر و عافیت مہندی کی باڑھ کے پیچھے چھپ گئے اور پھر جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ عمارت کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک دو مسلح افراد برآمدے میں نمودار ہوئے۔ اب صورت حال یہ تھی کہ ان کی نظروں میں آئے بغیر وہ عمارت میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے عمران نے ٹامی گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ اور وہ دونوں کسی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرتے چلے گئے۔

"تم یہیں ٹھہر کر انہیں سنبھالو"۔۔۔ عمران نے اپنے پیچھے موجود جوزف سے کہا اور پھر خود تیزی سے اچھل کر مہندی کی باڑھ کے پیچھے سے نکلا اور بھاگتا ہوا مخالف سمت میں پورچ کے ایک ستون کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھتا چلا گیا۔ اُسی لمحے اُسے اپنے پیچھے گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور عمران نے جھپٹ لگا کر ستون کی آڑ لے لی۔ یہ فائر جوزف کی طرف سے ہوئے تھے۔ اور اس کی گولیوں نے ایک آدمی کو جو سائیڈ کے کمرے سے نکل رہا تھا شکار کر لیا تھا۔ چند لمحے گمبھیر سی خاموشی طاری رہی اس کے بعد اچانک عمارت کے اندر سے گولیاں چلیں۔ یہ مختلف سائیڈوں سے چلائی جا رہی تھیں ——— اور پھر عمران اور جوزف نے بیک وقت فائر کھول دیا۔ اور ان کی گولیوں نے دو آدمیوں کو اوپر والی منزل کی کھڑکیوں سے نیچے اچھال دیا۔ عمران اچانک ستون کی آڑ سے نکلا۔ اور پھر گولیاں چلاتا ہوا عمارت میں داخل ہو گیا۔ اُسی لمحے اس پر راہداری کے آخری سرے سے گولیوں کی باڑ پڑی۔ لیکن عمران نے غوطہ لگایا اور فرش پر کروٹیں بدلتا ہوا ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ البتہ اس کی ٹامی گن ایک لمحے کے لئے بھی خاموش نہ ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود تو گولیوں کی اس باڑ سے بچ گیا لیکن آنے والے تینوں آدمیوں کو اس کی ٹامی گن نے چاٹ لیا ——— ادھر جوزف بھی اب مہند کی باڑ سے نکل کر عمارت کے پورچ میں داخل ہو گیا تھا۔ اچانک سیڑھیوں پر سے ان پر فائرنگ کی گئی اور جوزف کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ ایک گولی نے اس کے بازو میں سوراخ کر دیا تھا ——— مگر عمران نے پھرتی سے مڑ کر ٹامی گن کا رخ سیڑھیوں کی طرف کیا۔ اور سیڑھیوں پر سے دو آدمی مردہ چھپکلیوں کی طرح الٹ کر نیچے آگرے۔ جوزف لڑکھڑا کر سیدھا ہو گیا تھا۔ اس کے بازو سے خون ٹپک رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے اس زخم کی

ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔

ان آدمیوں کے مرنے کے بعد عمارت میں خاموشی طاری ہو گئی۔ لیکن عمران وقفے وقفے سے گولیاں چلائے جا رہا تھا۔ اور پھر وہ راہداری کے آخر تک دوڑتا چلا گیا تھا۔ راہداری میں تین کمروں کے دروازے کھلتے تھے۔

"تم اوپر چیک کرو۔ میں ان کمروں میں دیکھتا ہوں۔ جو نظر آئے مار گراؤ" ——— عمران نے چیخ کر جوزف سے کہا اور جوزف اچھل کر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ عمران نے کمرے کے دروازے دھکیل کر اندر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ لیکن تینوں کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔ جب وہ تینوں کمرے چیک کر چکا تو ایک بار پھر راہداری میں آگیا۔ اُسی لمحے جوزف بھی واپس آگیا۔

"اوپر کوئی نہیں ہے" ——— جوزف نے کہا۔

"یہاں ضرور کوئی تہہ خانے ہوں گے" ——— عمران نے کہا اور اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ راہداری کے ایک چھوٹے کمرے کی ہیئت اس کے ذہن میں ابھر آئی۔ یہ کمرہ ایسا تھا کہ اس کی بناوٹ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ کسی لفٹ کی طرح کا ہو سکتا ہے۔ عمران ٹامی گن سنبھالے تیزی سے اس کمرے کی طرف دوڑا۔ مگر ابھی وہ دروازے تک پہنچا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے گولیوں کی تڑتڑاہٹ راہداری میں گونج اٹھی۔ عمران کمرے کے دروازے سے صرف ایک انچ کے فاصلے پر تھا۔ اس لئے سیدھ میں نکلنے والی گولیوں سے بچ گیا۔ اگر وہ ایک انچ بھی آگے ہوتا تو یقیناً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گولیاں اسے چاٹ جاتیں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے جسم کو پیچھے کی طرف جھکا دیا اور اس طرح وہ دروازے کے قریب ہی اچانک رک جانے میں کامیاب ہو گیا ــــ دوسرے لمحے ایک نقاب پوش اچھل کر باہر آیا۔ اور عمران نے فائر کھول دیا اور نقاب پوش لٹو کی طرح گھومتا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران نے دوسرے نقاب پوش کی جھلک بھی دیکھ لی تھی۔ جو پہلے نقاب پوش سے ایک لمحہ بعد باہر کو نکلا تھا۔ لیکن فائرنگ ہوتے ہی واپس اندر کو جھکا تھا۔ لیکن عمران نے بغیر کوئی موقع دیئے ایک زوردار چھلانگ لگائی اور پھر اڑتا ہوا کھلے دروازے سے اندر کو بھاگتے ہوئے نقاب پوش پر جا گرا۔ نقاب پوش نے اس کے حملے سے بچنے کے لئے پھرتی سے غوطہ لگایا۔ لیکن عمران نے بغیر کوئی موقع دیئے ہوا میں ہی اپنے جسم کو موڑ لیا۔ اور پلک جھپکنے میں وہ نقاب پوش کو دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لے کر تیزی سے مڑا ــــ اور نقاب پوش اس کے دونوں ہاتھوں میں کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا سامنے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ اس کے سینے پر ٹامی گن کی نال رکھ دی۔

"مم ــ مجھے مت مارو" ــــ نقاب پوش نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلدی بولو وہ غیر ملکی لڑکی کہاں ہے جسے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں زخمی بھیڑیئے جیسی غراہٹ تھی۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں ہے" ــــ نقاب پوش نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ــــ عمران نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور نقاب پوش تیزی سے اٹھا۔

"اسے جکڑ لو جوزف" ــــ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران کے پیچھے کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔

اور جوزف نے اس طرح اچھلتے ہوئے نقاب پوش کو جھپٹ لیا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے۔ اور اس نے ایک ہاتھ نقاب پوش کی گردن کے گرد اور دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈال کر اسے سینے کے ساتھ جکڑ لیا۔

"تہہ خانے میں لے چلو جلدی" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"دروازہ بند کر کے سوئچ بورڈ پر سفید رنگ کا بٹن دبا دو" ــــ نقاب پوش نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کیا اور بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی پورا کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ جب کمرے کی حرکت رکی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور عمران ٹامی گن سنبھالے پہلے باہر نکلا۔ یہ بھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

"اس سامنے والے کمرے میں" ــــ نقاب پوش نے ایک کمرے کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جوزف بھی نقاب پوش کو دھکا دیتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

عمران نے دروازے کو لات مار کر کھولا اور پھر اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے ابل کر باہر نکل آئیں۔ کمرہ خالی تھا لیکن درمیان میں ایک کرسی پر جولیا جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس کا سر ایک طرف کو ڈھلکا ہوا تھا۔ دونوں گال جل گئے تھے اور جلی ہوئی چربی میں سے جبڑے کی ہڈیاں نمایاں نظر آرہی تھیں۔ اور اس کا پیر بھی جل چکا تھا۔ تمام گوشت گل گیا تھا اور پیر کی ہڈیاں باہر نکل آئی تھیں۔ پیر کے نیچے تیزاب کا تالاب سا بنا ہوا تھا۔ اور ایک طرف تیزاب کی بوتل بھی پڑی ہوئی تھی جس میں سے تیزاب بہہ کر دیوار کے ساتھ اکٹھا ہو گیا تھا۔ جولیا کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور چہرہ ہلدی کی طرح زرد تھا۔

جولیا کی حالت دیکھ کر عمران کی کھوپڑی گھوم گئی۔ ایک نظر میں یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جولیا غیر انسانی تشدد کے سامنے دم توڑ چکی ہے عمران جھپٹ کر جولیا کی طرف مڑا۔ اور اس نے اس کی نبض دیکھی۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر امید کے آثار ابھر آئے۔ جولیا کی بالکل دھیمی نبض اس کی زندگی کا پتہ بتا رہی تھی۔ مگر اس کی حالت اتنی مخدوش تھی کہ عمران جانتا تھا کہ اگر فوری طور پر اسے طبی امداد نہ دی گئی تو وہ یقیناً دم توڑ دے گی۔

"کس نے یہ تشدد کیا ہے" ـــــ عمران نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے پلٹ کر نقاب پوش سے پوچھا۔

"مادام ریڈ میڈوسا نے" ـــــ نقاب پوش نے گھگھیاتے

ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کہاں ہے" ـــــ عمران نے اس بری طرح دانتوں سے ہونٹ کاٹے کہ ہونٹوں سے خون کی لکیر باہر نکل آئی۔

"وہ تمہارے آنے کی اطلاع ملتے ہی نکل گئی ہے"

نقاب پوش شاید عمران کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی لرز رہا تھا۔

"تم دونوں اس تشدد میں ریڈ میڈوسا کے ساتھ تھے" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور نقاب پوش کو مجبوراً سر ہلانا پڑا۔

اور عمران نے آگے بڑھ کر نقاب پوش کا بازو پکڑا اور پھر اسے اس زور سے جھٹکا دیا کہ وہ جوزف کے بازوؤں سے نکل کر کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا سامنے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہوتا۔ عمران نے انتہائی پھرتی سے کاندھے سے ٹامی گن اتاری اور دوسرے لمحے کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ دیوار سے ٹکرا کر اٹھتے ہوئے نقاب پوش پر گولیوں کی بارش سی ہو گئی اور عمران نے اس وقت ہاتھ روکا جب تک نقاب پوش کے ایک ایک ریشہ میں گولی نے سوراخ نہ بنا دیا۔

عمران نے بڑی پھرتی سے ٹامی گن دوبارہ کاندھے سے لٹکائی اور پھر وہ جھک کر کرسی کے پائے کو باری باری ٹٹولنے لگا۔ کیونکہ کرسی کی بناوٹ اور جس انداز میں لوہے کے پائیوں سے جولیا کے بازو اور پیر جکڑے ہوئے تھے۔ اس سے صاف ظاہر تھا۔ کہ ان جکڑ بندوں کا سسٹم کرسی کے پائے کے اندرونی طرف ہی ہونا چاہیئے۔ اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اُسے ایک پائے کے اندرونی طرف ایک چھوٹا سا بٹن محسوس ہوا۔ اس نے تیزی سے اس بٹن کو دبایا تو ہلکی سی سرر کی آواز سے لوہے کے جکڑ بند کرسی کے اندر ہی غائب ہو گئے۔ اب جولیا کرسی کی بندشوں سے آزاد ہو چکی تھی۔

"اسے اٹھاؤ جوزف اور تیزی سے واپس چلو جولیا کی حالت انتہائی خطرناک ہے" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے بغیر کوئی لفظ منہ سے نکالے آگے بڑھ کر بڑی احتیاط سے جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر عمران کے پیچھے چلتا ہوا لعنت والے کمرے کے ذریعے اوپر راہداری میں آ گیا اور پھر راہداری سے نکل کر وہ جیسے ہی صحن میں پہنچے انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے تیز سائرن سنائی دیئے۔

"جلدی نکلو ورنہ پولیس انکوائری شروع کر دے گی۔ اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں سوال جواب کر کے جولیا کی زندگی ختم کرا دوں" ———

عمران نے کہا اور پھر اس نے انتہائی تیز قدموں سے پھاٹک کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ جوزف نے بھی قدم تیز کر لیئے۔ اور پھر جیسے ہی وہ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی سے باہر نکلے۔ انہیں وہاں بے شمار افراد کار کے گرد کھڑے نظر آئے۔ وہ سب شاید گولیوں کی آوازیں سن کر وہاں اکٹھے ہو گئے تھے۔ ——— اور انہی میں سے کسی نے پولیس کو فون کیا تھا۔ لوگوں کے ہجوم میں کار تقریباً چھپی ہوئی تھی۔ انہوں نے جیسے ہی عمران اور جوزف کو باہر نکلتے دیکھا اور جوزف کے

کاندھے پر جولیا کو بے ہوشی کے عالم میں دیکھا تو ان سب نے یہی سمجھا کہ یہ لوگ کسی لڑکی کو جبراً اغوا کر کے لے جا رہے ہیں ——— چنانچہ ان میں سے بے شمار جوشیلے نوجوان انہیں پکڑنے کے لئے آگے کو لپکے لیکن عمران نے انتہائی پھرتی سے ٹامی گن کاندھے سے اتاری اور دوسرے لمحے اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے فائر کھول دیا۔ اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ ابھرتے ہی مجمع کائی کی طرح پھٹتا چلا گیا اور لوگ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے یوں دوڑے جیسے موت ان کا پیچھا کر رہی ہو اور چند ہی لمحوں میں میدان صاف ہو گیا ——— عمران نے پھرتی سے کار کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے بھی انتہائی پھرتی سے جولیا کو پچھلی سیٹ پر لٹایا۔ اور خود کونے میں سمٹ گیا۔ عمران نے اگنیشن میں چابی گھمائی اور جیسے ہی انجن جھرجھری لے کر جاگا اس نے گیر لگایا اور پھر کلچ چھوڑ کر فل ایکسیلیٹر دبا دیا۔ کار اچھل کر آگے بڑھی اور عمران نے انتہائی پھرتی سے موڑ کاٹا اور کار نیچے پڑے ہوئے نوجوان کی لاش کو ٹڈی کی طرح روندتی ہوئی سڑک پر آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی چلی گئی۔

پولیس کاروں کے سائرن اب نزدیک آتے جا رہے تھے۔ اور پھر عمران نے انتہائی سپیڈ سے کار کو سائیڈ روڈ کی طرف کاٹا اور پھر کالونی کی مختلف کوٹھیوں کے درمیان سے ہوتا ہوا عقبی سڑک پر آ نکلا۔ اس طرح وہ پولیس سے آمنا سامنا ہونے سے بچ گیا۔

"باس مس جولیا کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے" ———

اچانک جوزف نے بڑے رنجیدہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے معلوم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ امید ہے کہ جولیا بچ جائے گی۔ بہر حال جو بھی ہو میں اس ریڈ میڈوسا سے جولیا پر اس غیر انسانی تشدد کا ایسا انتقام لوں گا کہ پوری دنیا کے لئے وہ ہمیشہ کے لئے عبرت کا سامان بن جائے گی" ——

عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور کار کا ایکسیلیٹر مزید دبا دیا۔ اب کار اپنی پوری رفتار پر اڑتی چلی جا رہی تھی۔ اور ٹریفک خود بخود چھٹتی چلی جا رہی تھی۔ عمران بھی پوری مہارت سے کار چلا رہا تھا۔ اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے کار سیکرٹ سروس کے مخصوص ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں روک دی۔ یہ ہسپتال یوں تو ایک پرائیویٹ سا ہسپتال تھا۔ لیکن اس کا ایک مخصوص شعبہ صرف سیکرٹ سروس کے لئے مخصوص رہتا تھا اور یہاں ملک کے قابل ترین سرجن چند لمحوں کے نوٹس پر مہیا ہو سکتے تھے۔

عمران نے کار اس مخصوص شعبے کے گیٹ پر روکی۔ اور پھر جوزف کو اشارہ کر کے وہ تیزی سے اندر دوڑتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب ہی کاؤنٹر پر ایک نوجوان لڑکی ٹیلی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی اور جس وقت عمران وہاں پہنچا۔ تو وہ رسیور اٹھائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ عمران نے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور ایک جھٹکے سے کھینچا اور اسے کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کک ۔۔ کک ۔۔ کون ہو تم" —— لڑکی نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"ایکسٹو —— ایمرجنسی" —— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اور لڑکی نے بوکھلا کر میز کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا دیا۔ اسی لمحے جوزف جولیا کو اٹھائے وہاں پہنچ گیا۔ لڑکی کے بٹن دباتے ہی پورے شعبے میں چیختے ہوئے بزر بج اٹھے۔ اور دوسرے لمحے وہاں بھاگ دوڑ مچ گئی۔ پلک جھپکنے میں وہاں کئی ڈاکٹر اور نرسیں اکٹھی ہو گئیں۔ اور پھر جولیا کو سٹریچر پر ڈال کر انتہائی تیز رفتاری سے آپریشن تھیٹر میں پہنچا دیا گیا۔ عمران آپریشن تھیٹر کے سامنے بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑا تھا۔ کہ ایک سرجن دوڑتا ہوا وہاں آیا۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں کئی سرجن آپریشن تھیٹر میں پہنچ گئے۔ عمران چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے اسے کوئی نہ پہچان سکا۔

آپریشن تھیٹر کا دروازہ بند ہوئے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور چیف سرجن کا انتہائی پریشان چہرہ نمودار ہوا اور عمران کا دل ڈوب گیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ جولیا نے دم توڑ دیا ہو گا۔

"مس جولیا کے ساتھ تم آئے ہو" —— چیف سرجن نے بغور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں —— مسٹر نقوی میرا نام علی عمران ہے" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ —— عمران صاحب جولیا کی حالت انتہائی نازک ہے۔ ہمیں فوراً نیگیٹو گروپ کے خون کی دو بوتلیں چاہئیں۔ اور اتفاق سے یہ خون سٹاک میں ختم ہے" —— چیف سرجن نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میرا خون او نیگیٹو ہے آپ جلدی سے خون لے لیں۔ اس کی انکوائری بعد میں ہو گی کہ خون سٹاک میں کیوں نہیں رکھا گیا"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

چیف سرجن نے بغیر کوئی جواب دیئے عمران کو بازو سے پکڑ کر آپریشن روم کے اندر گھسیٹ لیا۔ اور پھر اس کے اشارے پر جولیا کے بیڈ کے ساتھ ہی دوسرا ایمرجنسی بیڈ بچھا دیا گیا اور چند ہی لمحوں میں عمران کا خون بوتل میں بھرنے کی کارروائی شروع ہو گئی۔ پہلی بوتل پوری ہوتے ہی دوسری بوتل لگا دی گئی اور پہلی بوتل تیزی سے سٹینڈ پر کس کر سرجنوں نے جولیا کا آپریشن شروع کر دیا۔ دوسری بوتل جب بھر گئی تو عمران پر ہلکی سی غنودگی طاری ہو گئی۔ اس کے سٹریچر کو آہستگی سے آپریشن تھیٹر سے نکال کر ملحقہ کمرے میں لے جایا گیا۔ اور عمران کے بازو میں گلوکوز کی بوتل لگا دی گئی۔ تاکہ عمران کی توانائی فوراً ہی بحال ہو سکے۔ گلوکوز کی بوتل میں چند انجکشن شامل کر دیئے گئے۔

جب عمران کے ذہن سے غنودگی کی دھند چھٹی تو اس نے بڑی پھرتی سے گلوکوز کی سوئی باہر نکالی اور اچھل کر سٹریچر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ آرام کیجیئے"۔۔۔۔ ایک نرس نے اُسے اٹھتے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جولیا کا کیا ہوا"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

اس کی حالت خطرے سے باہر آ گئی ہے۔ لیکن آپریشن جاری ہے۔ اس کے جلے ہوئے گال اور پیر کی ڈریسنگ کی جا رہی ہے"۔۔۔۔ نرس نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔ خدا کا شکر ہے"۔۔۔۔ عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے آپریشن روم کا ملحقہ دروازہ کھلا اور چیف سرجن باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"مبارک ہو مسٹر عمران۔۔۔۔ مس جولیا بچ گئی ہیں۔ اگر انہیں چند لمحے بھی مزید دیر ہو جاتی یا آپ کا خون فوری طور پر مہیا نہ ہو جاتا۔ تو مس جولیا کو بچانا ناممکن ہو جاتا"۔۔۔۔ چیف سرجن نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"لیکن مسٹر نقوی آپ کو علم ہے کہ قانون کے مطابق اس شعبے میں ہر گروپ کا خون ہر وقت موجود رہنا چاہیئے۔ پھر یہ کمی کیوں ہوئی"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"آپ کی بات درست ہے مسٹر عمران۔۔۔۔ لیکن مس جولیا سے تھوڑی دیر پہلے آپ کے شعبے کے مسٹر طاہر کو بھی خون دیا گیا ہے۔ ان کی حالت جولیا سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ اور اتفاق سے ان کا بلڈ گروپ بھی او نیگیٹو ہی تھا"۔۔۔۔ مسٹر نقوی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ مسٹر طاہر۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ عمران کا دماغ طاہر یعنی بلیک زیرو کا نام سنتے ہی بھک سے اڑ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جی ہاں ــــ تھوڑی دیر پہلے دانش منزل سے ایکسٹو کا فون آیا کہ مسٹر طاہر کی پشت میں گولی لگی ہے۔ انہیں فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم نے ایمبولینس بھیج دی۔ اور جب مسٹر طاہر یہاں پہنچے تو وہ آخری سانسوں پہ تھے۔ گولی ان کی پشت میں لگی تھی۔ اور بس یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ دل سے آدھے انچ کے فاصلے پہ وہ رک گئی تھی۔ اگر وہ آدھا انچ اور آگے چلی جاتی تو مسٹر طاہر فوری طور پہ ہلاک ہو جاتے۔ بہرحال ان کی حالت بے حد نازک تھی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری جان توڑ محنت کام آگئی اور وہ خطرے سے باہر آگئے۔ لیکن ابھی تک وہ آکسیجن ٹینٹ میں ہیں" چیف سرجن مسٹر نقوی نے مزید تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی الف لیلوی کہانی سن رہا ہو۔ دانش منزل میں بلیک زیرو کو پشت پہ گولی لگنے اور پھر فون بھی ایکسٹو کی طرف سے آنے اور ایمبولینس پر بلیک زیرو کا دانش منزل سے یہاں آنا۔ ایسی عجیب بات تھی کہ اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی۔ اُسے اچھی طرح علم تھا کہ ایکسٹو کے لہجے میں بات کرنے والے دنیا میں صرف دو آدمی ہیں۔ ایک بلیک زیرو اور دوسرا وہ خود۔ پھر جب بلیک زیرو کو گولی لگ گئی اور وہ خود بھی دانش منزل میں موجود نہ تھا تو بطور ایکسٹو کس نے ہسپتال فون کیا اور بلیک زیرو کو یہاں بھجوایا۔ اور وہ ایسا آدمی تھا جسے اس مخصوص ہسپتال کے نمبر کا بھی علم تھا اور ایکسٹو کے لہجے کا بھی اور پھر جب ایمبولینس دانش منزل گئی ہوگی۔ تو دانش منزل کا گیٹ

کس نے کھولا ہوگا۔ کیونکہ کنٹرولنگ پینل کو سمجھے بغیر کوئی غیر آدمی گیٹ کھول ہی نہیں سکتا۔

"آپ کیا سوچنے لگے ہیں عمران صاحب" ــــ مسٹر نقوی جو بغور عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پہ بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ کر پوچھ ہی بیٹھا۔

"اوہ ــــ کچھ نہیں ــــ بہرحال آپ ان دونوں کا خیال رکھیے میں اب جا رہا ہوں" ــــ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ برآمدے میں جوزف بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔

"کیا ہوا باس" ــــ جوزف نے عمران کو دیکھتے ہی بڑی بے چینی سے پوچھا۔

"جولیا بڑی ڈھیٹ نکلی ہے ایسی حالت کے باوجود بچ نکلی ہے۔ اور خواہ مخواہ میرے خون کی دو بوتلیں ہضم کر گئی ہے" ــــ عمران نے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔ جوزف اس کے پیچھے تھا لیکن جولیا کے بچ جانے کی خبر سن کر اس کے دانت نکل آئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمران کی دی ہوئی مرہم کے مستقل استعمال سے سلیمان کی حالت اب بالکل درست ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ بحال ہو گیا تھا۔ لیکن ابھی تک سوجن موجود ہونے کی وجہ سے چہرے کا زاویہ بدلا بدلا سا نظر آ رہا تھا۔ ہونٹ اور ناک موٹے ہو گئے تھے۔ گالوں پر گوشت چڑھ آیا اور جس کی وجہ سے آنکھیں مزید چھوٹی ہو گئی تھیں۔ اب سلیمان کو بطور سلیمان پہچانا نہ جا سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی مخلوط نسل کا فرد ہو۔ لیکن مرہم کے استعمال سے مکھیوں کے کاٹنے کے تمام نشانات غائب ہو گئے تھے۔ اور چہرہ صاف ہو گیا تھا۔

کمرے میں لیٹے لیٹے سلیمان اب تنگ آ گیا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ کمرے سے باہر نکل کر ذرا گھوم پھر ہی لے۔ چونکہ وہ کئی بار عمران کے ساتھ ہنگامی حالات میں دانش منزل میں رہ چکا تھا۔ اور عمران اور بلیک زیرو کی تمام باتیں وہ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس سے کسی قسم کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہ تھی۔ وہ دانش منزل اور ایکسٹو کے ہر راز سے واقف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے کمرے کا پیچیدہ لاک آسانی سے کھول لیا اور پھر وہ جیسے ہی دروازہ

کھول کر باہر نکلا وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے سامنے کھڑی کار کے پیچھے ایک نوجوان کو ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور پکڑے چھپا ہوا دیکھ لیا۔ سلیمان چونکہ کافی پیچھے تھا اور اس نوجوان کی اس کی طرف پشت تھی اس لئے نوجوان اُسے چیک نہ کر سکا تھا۔ اور پھر اسی لمحے سلیمان کی نظر سامنے برآمدے میں چلتے ہوئے بلیک زیرو پر پڑی جو ایک کمرے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فل سکیپ کا غذ تھا۔ جسے وہ چلنے کے دوران بار بار دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بلیک زیرو کو آواز دے کر ہوشیار کرتا اس نے کار کے پیچھے چھپے ہوئے نوجوان کا ہاتھ اٹھتے دیکھا۔ دوسرے لمحے ہلکی سی ڈز کی آواز سنائی دی اور اس نے بلیک زیرو کو جھٹکا کھا کر منہ کے بل فرش پر گرتے دیکھا ——— بلیک زیرو کے گرتے ہی نوجوان تیزی سے کار کے پیچھے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک زیرو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سلیمان کے دماغ نے فوری طور پر کام کیا اور اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے رومال نکالا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر چند سکے نکالے اور انہیں رومال کے کونے میں باندھ کر گانٹھ لگا دی ——— اب وہ ایک خوفناک ہتھیار سے مسلح ہو چکا تھا۔ اس سارے عمل میں اُسے زیادہ سے زیادہ ایک منٹ لگا ہو گا۔ اور پھر وہ انتہائی تیزی لیکن محتاط قدموں سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ نوجوان اتنی دیر میں بلیک زیرو کے پاس پہنچ چکا تھا۔ اس نے جھک کر ایک لمحے کے لئے بلیک زیرو کا فرش پہ پھیلا ہو!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بازو پکڑ کر دیکھا اور پھر اُسے چھوڑ کر وہ تیزی سے اس طرف لپکا جدھر بلیک زیرو کے ہاتھ سے کاغذ نکل کر جا گرا تھا۔ جب وہ نوجوان کاغذ اٹھا کر پلٹا تو سلیمان اس کے سر پہ پہنچ چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان اُسے دیکھ کر سنبھلتا۔ سلیمان کا وہ ہاتھ جس میں اس نے رومال پکڑ رکھا تھا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور رومال کا وہ کونا جس میں سکے بندھے ہوئے تھے کسی بم کی طرح نوجوان کی کنپٹی پر پڑا۔ ایک ہی ضرب سے نوجوان لہرا کر فرش پہ گر گیا۔ سلیمان نے جھک کر اس کے سر پہ دوسرا وار کیا اور نوجوان بے حس حرکت ہوتا چلا گیا۔

سلیمان اس کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی انتہائی پھرتی سے بلیک زیرو کی طرف بڑھا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی تو اُسے احساس ہو گیا کہ بلیک زیرو کی حالت انتہائی خطرناک ہے۔ اس کی پشت میں جہاں گولی لگی تھی ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ سلیمان نے بلیک زیرو کا بازو چھوڑا اور آندھی اور طوفان کی طرح بھاگتا آپریشن روم میں پہنچا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور اس کی انگلی نے برق رفتاری سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سروس ہاسپٹل"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔۔۔ فوراً ایک ایمبولینس دانش منزل بھیج دو۔ انتہائی جلدی۔ مسٹر طاہر شدید زخمی ہیں ان کی پشت میں گولی لگی ہے"۔۔۔ سلیمان نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا

"اوکے سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سلیمان نے پھرتی سے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی تو اس میں وہ مخصوص نقاب پڑا ہوا تھا۔ جو بلیک زیرو بطور ایکسٹو خاص موقعوں پر پہنتا تھا۔ سلیمان نے جلدی سے نقاب چہرے پر لگا لیا اور پھر اس نے کرسی سنبھالی اور گیٹ کھولنے والا سسٹم آن کر دیا۔

اور پھر اسے گیٹ سکرین پہ زیادہ سے زیادہ آٹھ منٹ بعد ایمبولینس دکھائی دی اور سلیمان نے گیٹ کھولنے والا بٹن دبا دیا۔ گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور ایمبولینس انتہائی تیز رفتاری سے اندر داخل ہوئی اور جہاں بلیک زیرو اور اجنبی نوجوان پڑا ہوا تھا وہاں آ کر رکی۔ سلیمان نے ایک اور بٹن دبا کر مائیک آن کر دیا۔

"چاکلیٹی سوٹ میں مسٹر طاہر پڑے ہوئے ہیں انہیں لے جائیے"۔ سلیمان نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کی آواز ایمبولینس میں سوار افراد تک پہنچ رہی ہے۔ اور پھر ایمبولینس کے دروازے کھلے اور چار افراد تیزی سے اچھل کر باہر آ گئے۔۔۔ ان میں سے دو نے سٹریچر سنبھال رکھا تھا۔ انہوں نے انتہائی پھرتی سے بلیک زیرو کو اٹھا کر سٹریچر پہ ڈالا۔ اور چند ہی لمحوں میں سٹریچر واپس ایمبولینس میں پہنچ گیا اور ایمبولینس تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ سلیمان نے بٹن دبا کر ایک بار پھر گیٹ کو جو ایمبولینس کے اندر آنے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا کھول دیا اور ایمبولینس گیٹ کراس کر کے باہر نکلتی چلی گئی۔ جب ایمبولینس کے باہر جانے کے بعد گیٹ بند ہو گیا تو سلیمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے گیٹ کنٹرولنگ سسٹم آف کر دیا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔ نوجوان جس نے بلیک زیرو کو گولی ماری تھی ابھی تک وہیں بے ہوش پڑا تھا ——— اس کے ہاتھ میں وہ کاغذ بدستور دبا ہوا تھا۔ جسے اس نے بلیک زیرو کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اٹھایا تھا۔ سلیمان نے سب سے پہلے اس کی انگلیوں سے وہ کاغذ نکالا۔ اُسے ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے اسے تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔ کیونکہ اس پر ٹیڑھی میڑھی لکیروں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے نوجوان کو اٹھایا اور اسے لے کر اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں سے اس نے بلیک زیرو کو نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا ——— اُسے معلوم تھا کہ یہ وہ مخصوص کمرہ ہے جہاں کسی کو قید میں رکھا جاتا ہے۔ اور بلیک زیرو کے اس کمرے سے باہر آنے کا مطلب وہ سمجھتا تھا کہ وہاں ضرور کوئی قیدی موجود ہوگا۔

اس لئے اس نے بے ہوش نوجوان کو کاندھے پر ڈالنے کے ساتھ ساتھ اس کا ریوالور بھی اٹھا لیا تھا ——— دروازے پر پہنچ کر اس نے لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر وہ ریوالور سیدھا کئے اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ کمرے کے شیشے کی دیوار کی وجہ سے دو حصے ہو چکے تھے۔ شیشے کی دیوار کی دوسری طرف اس نے ایک آدمی کو جس کے جسم پر صرف انڈر ویئر تھا۔ یوں فرش پر پڑا ہوا دیکھا جیسے اس کے جسم سے جان نکل چکی ہو۔ سلیمان نے کاندھے پر پڑے ہوئے بے ہوش نوجوان

کو وہیں قالین پر پھینکا اور پھر الٹے قدموں سے باہر آگیا۔ دروازہ لاک کر کے وہ تیزی سے دوبارہ آپریشن روم کی طرف چل پڑا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران ضرور رانا ہاؤس میں ہوگا۔ اس لئے وہ فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کر کے تمام حالات بتانا چاہتا تھا۔

آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے رانا ہاؤس فون کیا۔ لیکن جب بار بار گھنٹی بجنے کے باوجود وہاں سے کسی نے ریسیور نہ اٹھایا تو اس نے فلیٹ کے نمبر ڈائل کئے لیکن وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ریسیور دوبارہ کریڈل پر رکھ دیا۔ عمران دونوں جگہوں پر موجود نہ تھا۔ بھلا اب سوائے انتظار کرنے کے اور کوئی صورت نہ تھی۔

ریسیور رکھے ہوئے اُسے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی۔ اور سلیمان نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— سلیمان نے عقل استعمال کرتے ہوئے بجائے اپنا نام لینے کے ایکسٹو کے لہجے اور نام میں کہا۔ کیونکہ وہ عمران اور بلیک زیرو کا تمام کھیل جانتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کا فون نہ ہو۔

"جولیا سپیکنگ فرام دس اینڈ" ———

دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور سلیمان دل ہی دل میں اپنی عقلمندی پر خود کو داد دینے لگا۔ کہ اس نے ایکسٹو کا نام بروقت لیا تھا۔

"یس کیا بات ہے" ——— سلیمان نے لہجے کو مزید تحکمانہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بناتے ہوئے پوچھا۔

"میں ریڈمیڈ وسا کے قبضے سے نکل آئی ہوں۔ میرے پاس اس کا ایک ایسا راز ہے جو میں فوری طور پر آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں"۔ ——— جولیا نے کہا۔

اب سلیمان کے فرشتوں کو بھی علم نہ تھا کہ ریڈمیڈ وسا کیا بلا ہے وہ بُری طرح پھنس گیا تھا۔ وہ جولیا سے پوچھ بھی نہ سکتا تھا۔ اور اپنی اصلیت بھی نہ بتا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے جواب میں چونک کر کہا "ریڈمیڈ وسا"۔ اور پھر فوراً ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پالیا۔ اور سوائے ٹھیک ہے لے آؤ کے سوا اور کچھ کہہ بھی نہ سکا۔

"سر ——— میں ہیڈکوارٹر پہنچ رہی ہوں۔ چونکہ مجھ پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اس لئے میرا ذہن سلامت نہیں ہے آپ مجھے ہیڈکوارٹر کے گیٹ پر ہی مل لیں اور مجھ سے وہ راز لے لیں"۔ ——— جولیا نے دوسری طرف سے کہا۔

"او۔ کے" تم آجاؤ"۔ ———

سلیمان حتی الوسع کوشش کر رہا تھا کہ ایسی بات کرے جس سے جولیا مشکوک نہ ہو جائے۔ اور جب دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اُسے اس بات کا علم نہ تھا کہ آیا طاہر یا عمران بطور ایکسٹو جولیا سے کیسے ملتے ہیں۔ اس لئے سوائے ہاں کرنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔ پھر اس نے یہی سوچا کہ وہ نقاب پہن کر ہی گیٹ پر پہنچ جائے گا اور جولیا سے راز لے لے گا۔ اور جولیا کو فوراً واپس بھیج دے گا۔ ظاہر ہے

ایکسٹو نقاب پہن کر ہی جولیا سے ملتا ہوگا۔ اس لئے جولیا کو شک نہ گزرے گا۔ اس نے گیٹ کنٹرولنگ سکرین کھول دی تاکہ جیسے ہی جولیا گیٹ پر پہنچے اُسے علم ہو جائے اور وہ جولیا سے ملنے گیٹ پر پہنچ جائے۔ اور اب اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں اُسے جولیا کی آمد کا انتظار تھا۔

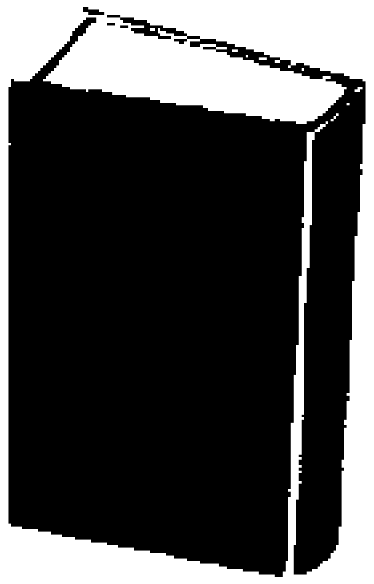

مادام فیونا نے سپورٹس کار دانش منزل سے تھوڑی دور پہلے ہی روک دی اور پھر وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ اس وقت وہ جولیا کے میک اپ میں تھی۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اُسے دور سرخ رنگ کی ایک کار نظر آئی۔ جس سے ٹیک لگا کر نمبر تھری کھڑا سگرٹ پی رہا تھا۔ جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ نمبر تھری اطمینان سے کھڑا تھا۔ اس نے سرسری انداز میں مادام فیونا کو دیکھا لیکن میک اپ کی وجہ سے پہچان نہ سکا۔

"ریڈمیڈ وسا"۔ ——— مادام نے اس کے قریب سے گزرتے

ہوئے آہستگی سے کہا اور نمبر تھری چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے
سگرٹ پھینکا اور مادام کی طرف بڑھا۔

"مکھیاں لے آئے ہو" ———

مادام نے کار کی آڑ میں رک کر پوچھا۔

"یس میڈم —— کار کی ڈگی میں ڈبہ موجود ہے" ———

نمبر تھری نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوشن اور انٹی لوشن" ———

مادام نے پوچھا۔

"وہ بھی لے آیا ہوں" ———

نمبر تھری نے جیب سے دو چھوٹی چھوٹی شیشیاں نکالتے ہوئے کہا
ایک شیشی پر کراس کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ انٹی لوشن تھا۔ مادام نے
دونوں شیشیاں لے کر جیب میں ڈال لیں۔

"سنو تم کار کو اس قلعے نما عمارت کی شمالی دیوار کے ساتھ لگا
کر کھڑی کر دو۔ اس طرف ٹریفک نہیں ہے۔ اس لئے وہاں کوئی
تمہیں آسانی سے چیک نہ کر سکے گا۔ اور تھری ون ٹرانسمیٹر آن کر
لینا۔ میں جیسے ہی ٹرانسمیٹر پر اشارہ دوں تم نے مکھیوں کو آزاد
کر کے مکھیوں کو عمارت کے اندر بھیج دینا ہے۔ اور جب تک میں
اشارہ نہ کروں واپس نہیں بلانا" ———

مادام نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام —— آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی" ———

نمبر تھری نے جواب دیا۔ اور مادام نے انٹی لوشن کی شیشی جیب

سے نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود سیال کے چند قطرے
نکال کر اپنے لباس پر مل لئے۔ اس لوشن کی خوشبو ایسی تھی کہ
قاتل مکھیاں اس سے دور بھاگتی تھیں۔ مادام نے شیشی کا ڈھکن بند
کر کے اُسے دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی سڑک
پار کر کے دانش منزل کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیٹ کے
قریب پہنچتے ہی وہ یوں لڑکھڑانے لگی۔ جیسے اس کا توازن درست نہ
ہو۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر رکی اور پھر یوں لڑکھڑا کر پھاٹک سے
ٹکرائی جیسے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ رہی ہو۔ لیکن دراصل وہ گیٹ
کی کسی کال بیل کا بٹن تاڑ رہی تھی۔ مگر گیٹ سپاٹ تھا۔ اور پھر جیسے
ہی وہ سیدھی ہوئی۔ گیٹ ایک جھٹکے سے خود بخود کھلنا شروع ہو گیا۔
مادام نے یوں جھولنا شروع کر دیا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ
پر قابو پائے ہوئے ہو۔ گیٹ جب پورا کھل گیا تو مادام نے لڑکھڑاتے
ہوئے انداز میں قدم اندر بڑھائے۔ اور پھر اُسے دور برآمدے سے
ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اس آدمی
نے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب پہن رکھا تھا۔ —— جولیا سمجھ
گئی کہ یہی سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے۔ اس کا دل بلیوں
اچھلنے لگا۔ کہ جس پُر اسرار سربراہ کو دنیا بھر کی سیکرٹ سروسز
تلاش کر سکیں۔ اُسے اس نے اپنی اداکاری اور عقل استعمال
کر کے ٹریس کر لیا ہے —— جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی
گیٹ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ اور جولیا نے یوں لڑکھڑا کر
قدم بڑھانے شروع کئے جیسے وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو کر زمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر گر پڑے گی۔ مگر جلد ہی سلیمان اُس کے قریب پہنچ گیا۔

"باس ——— مم ——— میں . . . ." ———

جیسے ہی سلیمان مادام کے قریب پہنچا۔ مادام لڑکھڑا کر اس کے سینے سے ٹکرائی اور پھر زمین پر گرتی چلی گئی۔

"جولیا ——— ہوش میں آؤ اب تم محفوظ ہو" ———

سلیمان نے بے چین لہجے میں کہا اور پھر اس نے مادام کو سہارا دے کر کھڑا کر دیا۔

"مم ——— میری حالت بہت خراب ہے۔ وہ راز مجھ سے سن لیں کہیں میں مر نہ جاؤں" ———

مادام نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ اندر چل کر اطمینان سے لیٹ جاؤ" ———

سلیمان نے اُسے بازو سے پکڑ کر سہارا دیتے ہوئے آپریشن روم کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ اور مادام لڑکھڑاتی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ چلتی آپریشن روم میں داخل ہو گئی۔

"ادھر ساتھ والے کمرے میں" ——— سلیمان نے جو ایکسٹو بنا ہوا تھا۔ ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ مادام کی حالت دیکھ کر وہ بُری طرح گھبرا گیا تھا۔ اس لئے وہ حتی الوسع ہمدردی کر رہا تھا۔ مگر جیسے ہی وہ اسے لئے ہوئے دروازے کے قریب پہنچا۔ مادام کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا لیا اور پھر اس کی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے سلیمان کی کنپٹی سے ٹکرائی اور سلیمان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو وہ لہراتا

ہوا زمین پر جا گرا۔ چند لمحوں کے لئے اس کے ہاتھ پیر سمٹے پھیلے اور پھر وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔

"ہوں ——— یہ ہے یہاں کی سیکرٹ سروس کا چیف بالکل بودا بے وقوف۔ کرنل زیڈ نے اسے یوں چڑھا رکھا تھا جیسے یہ کوئی فوق الفطرت شے ہو" ——— مادام نے حقارت آمیز انداز میں لکا ما بھرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے غور سے آپریشن روم کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ آپریشن روم کی دیوار پر مختلف سکرینیں نصب تھیں۔ اور پھر اسے میز کے کناروں پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بٹن نظر آ گئے۔ اس نے ایک بٹن دبایا تو ایک سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر گیٹ کا اندرونی اور بیرونی منظر صاف نظر آنے لگا۔ مادام مختلف بٹن دباتی رہی اور پھر ایک سکرین پر اُسے ایک کمرے میں نبر فور اور فائیو بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اور مادام کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس نے چند ہی لمحوں میں آپریشن روم کا تمام سسٹم اور دانش منزل کو کنٹرول کرنے کا سلسلہ سمجھ لیا۔

اور پھر وہ اطمینان سے آگے بڑھی۔ اس نے فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش سلیمان کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور ادھر ادھر نظریں دوڑا کر اس کی تلاشی کرنی شروع کر دی۔ پھر اس نے پچھلی دیوار میں لگی ہوئی الماریاں کھول کر ان کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر ایک الماری میں اُسے رسی کا گچھا نظر آ گیا۔ اس نے رسی اٹھائی اور پھر سلیمان کو رسی کی مدد سے کرسی سے اس طرح جکڑ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا کر سلیمان کے لئے حرکت کرنا ناممکن ہو گیا۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے اس کا نقاب اتار دیا۔ اب سلیمان اپنی اصل شکل میں نظر آرہا تھا۔ مادام چند لمحے اُسے غور سے دیکھتی رہی۔ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ اس شخص کو یا اس سے ملتے جلتے شخص کو وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے۔ لیکن اسے یاد نہ آرہا تھا۔ جب دماغ پر کافی زور دینے کے باوجود اُسے یاد نہ آیا تو اس نے سر جھٹک دیا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ سے سلیمان کی ناک بند کی اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا۔ سانس بند ہو جانے کی وجہ سے سلیمان چند ہی لمحوں میں ہوش آگیا۔ اور جب اس کی آنکھیں کھل گئیں تو مادام نے ہاتھ ہٹا لیئے۔

"کیا حال ہے مسٹر ایکسٹو"۔۔۔۔ مادام نے بڑے طنزیہ لہجے میں سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

سلیمان کو ہوش میں آتے ہی احساس ہو گیا کہ اس کے چہرے سے نقاب اتر گیا ہے۔ اور پھر اُسے نقاب سامنے میز پر رکھا ہوا نظر آگیا۔

"یہ تو ڈرامہ تھا مس جولیا۔ لیکن تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی یہ سب کچھ ڈرامہ تھا۔ دیکھی میری اداکاری۔ بڑے سیکرٹ سروس کے چیف بنے پھرتے تھے"۔۔۔۔

مادام نے اس بار اپنی اصل آواز میں ہنستے ہوئے کہا۔

اس نے ڈرامے سے مطلب یہ لیا تھا کہ ایکسٹو اس کی اداکاری کو

ڈرامہ سمجھ رہا ہے جب کہ دوسری طرف سلیمان اپنے ایکسٹو بننے کو ڈرامہ کہہ رہا تھا۔ اور اسے اس بات پر حیرت تھی کہ نقاب اترنے کے باوجود جولیا نے اُسے کیوں باندھ لیا ہے۔ کیونکہ جولیا تو بحیثیت سلیمان اُسے اچھی طرح پہچانتی تھی۔ لیکن مادام کے اصل لہجے میں بات کرنے اور اُسے اب بھی ایکسٹو کہنے سے وہ فوراً ہی سمجھ گیا کہ اس سے بھیانک غلطی ہوئی ہے۔ یہ عورت جولیا نہیں ہے بلکہ جولیا کے میک اپ میں کوئی مجرمہ ہے۔ لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا غلطی تو ہو ہی گئی تھی۔

"جولیا کہاں ہے"۔۔۔۔

سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا تو ایک تہہ خانے میں پڑی اب تک مر بھی چکی ہو گی"۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے باقی ممبروں کو باری باری یہاں بلواؤ تاکہ میں ان کا خاتمہ کر سکوں"۔۔۔۔

مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو یہ تو بتاؤ"۔۔۔۔

سلیمان نے اب وقت ٹالنے کی سوچی کیونکہ اُسے یقین تھا کہ جلد ہی عمران خود ہی آ نکلے گا۔ یا پھر اس کا فون آ جائے گا۔ اور اب یہی صورت بچاؤ کی ہو سکتی ہے۔

"مجھے ریڈ میڈوسا کہتے ہیں کبھی نام سنا ہے"۔۔۔۔ مادام نے بڑے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔

"محترمہ ریڈ میڈوسا صاحبہ پہلی بات تو یہ سن لو کہ میں ایکسٹو نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ اس لئے تمہاری خوشی بے کار ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی جان بچا کر یہاں سے نکل جاؤ۔ ورنہ اصل ایکسٹو کے آنے کے بعد تمہیں سانس لینے کی بھی مہلت نہ ملے گی" ۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہا ۔۔ ہا ۔۔ ہا ۔۔۔ میں نے ایسے ڈرامے بہت دیکھے ہیں۔ جب بھی کوئی پھنستا ہے وہ فوراً ہی اپنی شناخت سے مکر جاتا ہے۔ بہرحال میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تم بتاؤ کہ تم اپنے ممبران سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر" ۔۔۔۔ مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو میں سچ کہہ رہا ہوں" ۔۔۔۔ سلیمان نے کچھ کہنا چاہا۔

"شٹ اپ ۔۔۔ میں صرف سچ سننا چاہتی ہوں صرف سچ" مادام نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے سلیمان کو تھپڑ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ سلیمان کے منہ سے خون کی لکیر بہہ نکلی۔

"مم ۔۔۔ میں سچ کہہ ......" ۔۔۔۔ سلیمان نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا مگر مادام کا ہاتھ ایک بار پھر لہرایا دوسرے زوردار تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ دوسرے تھپڑ کے بعد شاید سلیمان کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"ہوں ۔۔۔ بزدل دو تھپڑ بھی نہیں سہہ سکا اور سیکرٹ سروس

کا چیف بنا پھر رہا ہے" ۔۔۔۔ مادام نے حقارت آمیز لہجے میں کہا وہ چند لمحے غور سے بے ہوش پڑے سلیمان کو دیکھتی رہی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا۔ اس نے اٹھ کر وہ بٹن دبایا جس کی سکرین پر اسے نمبر فور اور فائیو نظر آئے تھے۔ بٹن دبتے ہی سکرین روشن ہو گئی۔ اور کمرے میں نمبر فور اور فائیو بیٹھے نظر آنے لگے۔ مادام نے اس بٹن کے ساتھ لگے ہوئے ڈائل کی گوٹی کو گھمایا تو سکرین پر منظر تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اور پھر اچانک اس کمرے کا بیرونی دروازہ سکرین پر نظر آنے لگا۔ مادام نے غور سے اس دروازے کو دیکھا اور اس نے بٹن آف کیا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی آپریشن روم سے باہر نکل آئی۔ اب اس نے وہ دروازہ پہچان لیا تھا۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ اس دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے دروازے کے باہر لگا ہوا لاک کھولا اور پھر موٹھ دبا کر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی۔ ایک شخص اچانک اچھلتا ہوا اس پر حملہ آور ہو گیا۔ لیکن مادام نے تیزی سے غوطہ لگا کر اپنے آپ کو اس حملے سے بچا لیا۔ اور اس پر حملہ کرنے والا دیوار سے جا ٹکرایا۔

"ہوش میں آؤ نمبر فور ۔۔۔ میں ریڈ میڈوسا ہوں" ۔۔۔۔ مادام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور دیوار سے ٹکرا کر دوبارہ مادام پر حملہ کرنے کے لئے پر تولنے والا نمبر فور یکدم ٹھٹھک کر سیدھا ہو گیا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مادام آپ" ۔۔۔۔ نمبر فو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے پناہ حیرت تھی ۔

"ہاں ـــــ میں نے اس عمارت پر قبضہ کر لیا ہے" ـــــ مادام نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا ۔

"مادام مجھے اس قید سے نجات دلاؤ۔ سامنے سوئچ بورڈ پر اس شیشے کی دیوار ہٹانے کا کوئی بٹن ہے" ـــــ اچانک نمبر فائیو کی آواز سنائی دی جو شیشے کی دیوار سے دوسری طرف کھڑا نہ صرف ان کی باتیں سن رہا تھا بلکہ انہیں دیکھ بھی رہا تھا ۔

"اوہ" ـــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔ اور پھر ایک بٹن دبتے ہی سرر کی آواز سے شیشے کی دیوار درمیان سے غائب ہو گئی اور نمبر فائیو جو اس وقت تک کپڑے پہن چکا تھا بھاگتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا ۔

"تم دونوں فوراً اس عمارت کے ایسے کونوں میں چھپ جاؤ جہاں سے بوقت ضرورت تم کسی بھی آنے والے پر حملہ کر سکو" ـــــ مادام نے دروازہ کھول کر انہیں کمرے سے باہر نکالتے ہوئے کہا ۔

"مگر مادام ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے" ـــــ نمبر فور نے جھجکتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ـــــ تو پھر تم ایسا کرو کہ عمارت سے باہر چلے جاؤ۔ میں بعد میں تم سے رابطہ قائم کر لوں گی" ـــــ مادام نے اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا ۔

"بہتر مادام" ـــــ دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ جب کہ مادام تیزی سے واپس آپریشن روم میں پہنچ گئی ۔ اس نے بٹن دبا کر گیٹ کھولا اور جب وہ دونوں گیٹ سے باہر نکل گئے تو خودکار دروازہ خود بخود بند ہو گیا ۔ اس کے بعد اس نے جیب سے اس لوشن کی شیشی نکالی جو قاتل مکھیوں کو حملہ کرنے پر اکساتی تھی ۔ اور پھر اس نے شیشی میں سے لوشن کے چند قطرے نکال کر فرش پر چھڑک دیئے ـــــ اور پھر شیشی بند کر کے جیب میں ڈال لی ۔ اب وہ مطمئن تھی کہ قاتل مکھیاں عمارت کے اندر موجود آدمی پر حملہ کر دیں گی سوائے اس کے اپنے ۔ کیونکہ اس نے انٹی لوشن لگا رکھا تھا ۔

پھر وہ تیزی سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے سلیمان کی طرف بڑھی اور اس نے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ اور پھر اس کی آنکھیں بری طرح چمک اٹھیں ۔ جب سلیمان کی جیب سے اسے وہ کاغذ مل گیا جس پر اٹیمک لیبارٹری کے متعلق رپورٹ موجود تھی ۔ اس نے کاغذ کو میز پر رکھا اور پھر میز کی دراز سے بڑا ٹرانسمیٹر نکال کر باہر رکھ لیا ۔ یہ بڑا ٹرانسمیٹر وہ پہلے ہی دراز کھول کر دیکھ چکی تھی ٹرانسمیٹر بے حد طاقتور تھا ۔ اس لئے مادام نے پہلے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی سیٹ کی جو کہ اس نے زارس کو بتائی تھی ۔

"یس زارس سپیکنگ اوور" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے زارس کی آواز برآمد ہوئی ۔

"ریڈ میڈوسا اوور" ـــــ مادام ریڈ میڈوسا نے جواب دیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یس مادام ــــ حکم کیجیے اوور" ــــ زارس نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"تم اس وقت کس پوزیشن میں ہو اوور" ــــ مادام نے پوچھا۔

"مادام آپ کے حکم کے مطابق ہم نے عمارت کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور ہم کسی بھی وقت عمارت پر بھرپور حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں اوور" ــــ زارس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پوری طرح ہوشیار رہو۔ فی الحال حملے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر ضرورت پڑی تو تمہیں کاشن دے دیا جائے گا اوور" مادام نے کہا۔

"اوکے مادام ــــ ہم آپ کے کاشن کے منتظر رہیں گے اوور" زارس نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے ڈائل گھما کر تیزی سے فریکوئنسی تبدیل کرنا شروع کر دی۔ اور پھر جب مخصوص فریکوئنسی سیٹ ہو گئی تو ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ــــ ریڈ میڈوسا کالنگ اوور" ــــ مادام نے مائیک میں بار بار یہ فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"یس کرنل زیڈ سپیکنگ اوور" ــــ

اچانک سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور کرنل زیڈ کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"کرنل زیڈ میں تمہیں یہ خوشخبری سنانا چاہتی ہوں کہ تمہارے جیتے علی عمران کا خاتمہ کرنے کے بعد میں نے یہاں کی سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کی ایک ممبر جولیا کو میں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف ایکسٹو میرے سامنے کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں بندھا پڑا ہے۔ میرے دو تھپڑوں نے اسے عالم ہوش سے بیگانہ کر دیا ہے۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ اٹامک لیبارٹری کے متعلق تفصیلی خفیہ رپورٹ مجھے مل گئی ہے۔ اور یہ میرے سامنے پڑی ہوئی ہے۔ اور اس رپورٹ کے تحت میں بڑی آسانی سے اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتی ہوں اوور" ــــ مادام ریڈ میڈوسا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم ہوش و حواس میں رہ کر یہ سب باتیں کر رہی ہو۔ سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر پر قبضہ۔ سیکرٹ سروس کا چیف تمہارے سامنے بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اتنی جلدی یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف کی تلاش میں تو سینکڑوں لوگ موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں اوور" ــــ کرنل زیڈ کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اس نے مادام کی رپورٹ کی بجائے قیامت برپا ہونے کی خبر سن لی ہو۔

"کرنل زیڈ ــــ تم نے آج تک ریڈ میڈوسا کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ یہ مشن ریڈ میڈوسا کے معیار کا نہیں ہے۔ لیکن تم نے خواہ مخواہ اس احمق علی عمران کی تعریفیں کر کے اور سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے قصیدے پڑھ پڑھ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے حیران کر دیا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ اس پس ماندہ ملک میں نجانے یہ مافوق الفطرت لوگ کیسے پیدا ہو گئے ہیں۔ اب خود دیکھو۔ ریڈ میڈوسا کے مقابلے میں یہ سب لوگ بزدل چوہے ثابت ہوئے ہیں۔ عمران پہلے ہی حملے میں مارا گیا۔ اور اب سیکرٹ سروس کا تنہا وہ پراسرار چیف تھپڑ کھا کر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اور میں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ٹرانسمیٹر پر ہی تم سے باتیں کر رہی ہوں اوور"۔۔۔۔ مادام کا انداز کرنل زیڈ کا مذاق اڑانے والا تھا۔

"اگر جو کچھ تم کہہ رہی ہو۔ ویسا ہی ہے تو مادام میں اپنے تمام الفاظ واپس لیتا ہوں۔ تمہارا مقابلہ دنیا کی کوئی تنظیم نہیں کر سکتی اوور"۔۔۔۔ کرنل زیڈ نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں کرنل زیڈ تمہیں اپنے الفاظ واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہماری ریڈ میڈوسا چند زرد مکھیاں پال کر خواہ مخواہ اکڑی جا رہی ہے۔ ابھی علی عمران زندہ ہے۔ اور جسے یہ سیکرٹ سروس کا چیف سمجھ رہی ہے وہ میرا باورچی سلیمان ہے"۔۔۔۔ اچانک مادام کی پشت پر علی عمران کی آواز گونجی اور مادام تڑپ کر سیدھی ہوئی مگر اس کے سینے پر مشین گن کی نال ٹک گئی۔

عمران کے دل و دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ تمام باتیں اتنی عجیب و غریب تھیں کہ کسی طور پر بھی اس کے ذہن میں نہ بیٹھ رہی تھیں۔ بہرحال وہ تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ دانش منزل کے گیٹ سے تھوڑی دور ہی پہنچا تھا کہ اچانک اس نے دور سے ہی دانش منزل کا گیٹ کھلتے ہوئے دیکھا اور پھر دو آدمی گیٹ سے باہر نکل کر تیزی سے سڑک پار کر کے دائیں طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ یہ دونوں اجنبی جس اطمینان اور سکون سے دانش منزل سے نکلے تھے۔۔۔۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دانش منزل ان کے نہ صرف قبضے میں ہے بلکہ وہ دانش منزل کو باقاعدہ کنٹرول بھی کر رہے ہیں۔ عمران تیزی سے ان کی طرف کار بڑھائے چلا گیا۔ اور اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا کر روک دی اور جوزف کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے باہر آ گیا۔۔۔۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے سامنے آتے ہوئے ان دونوں غیر ملکیوں کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھے چلے آئے۔ عمران نے ذہنی طور پر اندازہ لگا لیا تھا کہ ان دونوں سے ٹکراؤ ایک بند گلی کے عین سامنے ہو گا۔

"جوزف ان میں سے ایک کو سنبھالو"۔۔۔۔۔

عمران نے اپنے پیچھے آتے ہوئے جوزف سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور جوزف چوکنا ہو گیا۔

اور پھر جیسے ہی وہ دونوں آمنے سامنے ہوئے۔ عمران نے اچانک ایک غیر ملکی پر حملہ کر دیا۔ اس نے ایک ہاتھ غیر ملکی کے منہ پر اور دوسرا کمر میں ڈالا اور انتہائی تیزی سے اُسے گھسیٹتا ہوا گلی میں لیتا چلا گیا۔ دوسری طرف جوزف نے دوسرے غیر ملکی پر اچانک حملہ کر دیا۔ اور اس کا ہاتھ پوری قوت سے غیر ملکی کی کنپٹی پر پڑا اور وہ لہراتا ہوا نیچے جا گرا۔ جوزف کی بھرپور قوت سے ماری ہوئی ضرب نے اُسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا تھا۔ اور پھر جوزف بھی انتہائی تیزی سے اُسے گھسیٹتا ہوا گلی میں لیتا چلا گیا۔ یہ گلی دو مخالف عمارتوں کی پشت تھی جہاں ان عمارتوں کا کاٹھ کباڑ پھینکا جاتا تھا۔ یہاں کاٹھ کباڑ کے لئے بڑے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ عمران اس غیر ملکی کو گھسیٹتا ہوا ایک ڈرم کی آڑ میں لے گیا اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اس غیر ملکی کی گردن میں دونوں ہاتھوں سے قینچی ڈال دی۔

"خبردار اگر آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا"۔۔۔۔۔

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی ہاتھوں کو ذرا سا جھٹکا دیا تو اس غیر ملکی کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔

"جوزف دوسرے غیر ملکی کو ڈرم کے پیچھے ڈال دو اور کار لا کر گلی کے سامنے کھڑی کر دو"۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

جوزف نے تیزی سے عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"تم بتاؤ اس عمارت میں جہاں سے ابھی ابھی نکلے ہو کیا کر رہے تھے"۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیتے ہوئے پوچھا۔

اس نے کچھ اس انداز میں اس غیر ملکی کی گردن کو جکڑا ہوا تھا۔ کہ اگر وہ اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے حرکت کرتا تو اس کی گردن یقیناً ٹوٹ جاتی۔ اس لئے وہ بے بس ہو گیا تھا۔

"ہمیں اس عمارت میں قید کر دیا گیا تھا۔ جہاں سے مادام نے ہمیں چھڑایا ہے"۔۔۔۔۔

غیر ملکی نے گھٹے گھٹے لہجے میں جواب دیا۔

"مادام ریڈ میڈوسا"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک زوردار جھٹکا دیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ مم۔۔۔ مگر تمہیں کیسے معلوم"۔۔۔۔۔

غیر ملکی کے لہجے میں گھبراہٹ کے ساتھ حیرت بھی تھی۔ مگر عمران نے جواب دینے کی بجائے ہاتھوں کو زوردار جھٹکا دیا اور چیخ کی آواز کے ساتھ ہی غیر ملکی کی گردن ٹوٹتی چلی گئی۔ اس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے اُسے ڈرم کے پیچھے اچھال دیا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ وہ ختم ہو چکا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے بعد وہ تیزی سے اس غیر ملکی کی طرف بڑھا جسے جوزف نے بے ہوش کر کے ڈرم کے پیچھے پھینکا تھا۔ اس کے جسم میں ہلکی سی کسمساہٹ ہو رہی تھی۔ وہ شاید ہوش میں آ رہا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور پھر ایک پیر اس کے سینے پر رکھ کر سر کو پوری قوت سے ایک طرف گھما دیا۔ اور غیر ملکی کی گردن بھی ایک ہی جھٹکے سے ٹوٹتی چلی گئی۔ اور وہ عالم بے ہوشی میں ہی عالم بالا کی طرف روانہ ہو گیا۔

عمران کے چہرے پر بے پناہ وحشت تھی۔ اس کے ذہن میں جولیا کی حالت گھوم رہی تھی۔ اور وہ ریڈ میڈوسا کے کسی ساتھی کو ایک لمحے کے لئے بھی زندہ رکھنے پر تیار نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے دونوں غیر ملکیوں کو بے پناہ درندگی سے ہلاک کر دیا تھا۔

اسی لمحے جوزف کار گلی کے سامنے روک کر نیچے اترا۔ مگر اتنی دیر میں عمران دونوں کو ختم کر کے فارغ ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دانش منزل پر ریڈ میڈوسا نے قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن وہاں بطور ایکسٹو کون کام کر رہا تھا۔ ابھی تک یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن اب وہ اس بارے میں سوچنا چھوڑ چکا تھا۔ اس نے دانش منزل میں گھسنے اور ریڈ میڈوسا کو انتہائی عبرت ناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ بات بھی موجود تھی کہ ریڈ میڈوسا نے یقیناً اپنے آدمیوں کو عمارت میں پھیلا دیا ہو گا۔ اور ساتھ ہی وہ قاتل مکھیوں والا ڈبہ بھی اس کے ذہن میں تھا۔ اس لئے اس نے کار کو تیزی سے

آگے بڑھایا اور پھر چند ہی لمحوں بعد اس نے کار ایک میڈیکل سنٹر کے سامنے روک دی۔ وہ تیزی سے نیچے اترا اور پھر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر پر پڑا ہوا پیڈ اٹھا کر اس نے جیب سے پین نکالا۔ اور انتہائی تیزی سے کاغذ پر تین دوائیوں کے نام گھسیٹے اور کاؤنٹر مین کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں ملا کر شیشی میں ڈال دو۔ ساتھ ہی عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

کاؤنٹر مین نے کاغذ پر لکھی ہوئی ادویات کا نام پڑھا اور پھر سر ہلاتا ہوا پیچھے بنی ہوئی لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹی سی شیشی اٹھائے واپس آیا جس میں کاہی رنگ کا محلول موجود تھا۔ عمران نے ڈھکن کھول کر محلول کو سونگھا اور پھر مطمئن ہو کر اس نے شیشی بند کر کے جیب میں ڈال لی۔ کاؤنٹر مین نے اس دوران ادویات کی قیمت کاٹ کر باقی رقم کاؤنٹر پر رکھ دی۔ عمران نے بغیر گنے رقم اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے دکان سے باہر آ گیا۔ قاتل مکھیوں سے بچاؤ کا اس نے بندوبست کر لیا تھا۔ یہ اینٹی لوشن تھا۔ جس کی خوشبو سے یہ مکھیاں دور بھاگتی تھیں۔ عمران نے مکھیوں کے متعلق کتاب میں اس کا نسخہ دیکھ لیا تھا۔

کار کے قریب پہنچ کر اس نے شیشی کھولی اور اس کے محلول کے چند قطرے اپنے اور جوزف کے لباس پر مل دیئے۔ اور شیشی بند کر کے جیب میں ڈال لی۔ اب وہ دونوں ان قاتل مکھیوں کے حملے سے بچ گئے تھے۔ اس محلول کی خوشبو جب تک لباس میں رہتی مکھیاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کے نزدیک نہ آ سکتی تھیں۔

"چلو جوزف اب ذرا اس ریڈ میڈوسا سے بھی نپٹ لیں جس نے جولیا کو اس حال تک پہنچایا ہے" ——

عمران نے سٹیرنگ سنبھالتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا پھرتی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"باس —— اس آدمی کو میرے حوالے کر دینا میں اس سے مس جولیا کا ایسا انتقام لوں گا۔ کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی آسمان پر صدیوں تک خوف سے کانپتی رہیں گی" ——

جوزف کے لہجے میں ہلکی سی غراہٹ تھی۔

"یہ آدمی نہیں عورت ہے"

"جو کچھ بھی ہے" —— جوزف نے خلاف معمول جواب دیا۔

حالانکہ عام حالات میں وہ کسی عورت پر ہاتھ اٹھانا اپنی مردانگی کے خلاف سمجھتا تھا۔ لیکن جولیا کی حالت کا تصور اس کے ذہن میں تھا اس لئے وہ ہر قیمت پر اس کا انتقام لینا چاہتا تھا۔

عمران نے کار دانش منزل کی سائیڈ والی روڈ پر روکی تو اسے دانش منزل کی دیوار کے ساتھ سرخ رنگ کی ایک کار کھڑی نظر آئی۔ اور جب عمران اس کے قریب سے گزرا۔ تو اس نے غور سے کار میں بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھا وہ غیر ملکی تھا۔ عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ جب تک دانش منزل پر اپنا قبضہ بحال نہ کر لیتا۔ کسی کو نہ چھیڑنا چاہتا تھا۔

دانش منزل کے اختتام کے بعد ایک اور عمارت شروع ہو جاتی تھی۔ یہ عمارت بھی دراصل دانش منزل سے ہی متعلقہ تھی لیکن یہ خالی رہتی تھی۔ عمران نے اس عمارت کے گیٹ پر کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے گیٹ کی دہلیز پر ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ اور عمران کار اندر لیتا چلا گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر جوزف کو اشارہ کرتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ اس عمارت سے دانش منزل کے آپریشن روم میں ایک خفیہ راستہ جاتا تھا۔ جس کا علم صرف عمران اور بلیک زیرو کو ہی تھا۔ اور عمران اسی راستے سے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ کار سے نیچے اتر کر عمران تیزی سے عمارت کے ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر اس نے اس کے سوئچ بورڈ کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی دیوار کا ایک مخصوص حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا —— اور پھر سکرین پر آپریشن روم کا منظر ابھر آیا۔ سکرین پر منظر دیکھتے ہی عمران چونک پڑا۔ کیونکہ آپریشن روم کی مخصوص کرسی پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ جبکہ ساتھ والی کرسی پر سلیمان بندھا ہوا تھا۔

اور اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا —— عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کیونکہ اب ایکسٹو والا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ اسے خیال ہی نہ آیا تھا کہ سلیمان بھی دانش منزل میں موجود ہے۔ ظاہر ہے سلیمان دانش منزل کے ہر راز سے واقف تھا۔ یقیناً اس نے بطور ایکسٹو ہسپتال ٹیلی فون کیا ہو گا۔ اور بلیک زیرو کو ہسپتال پہنچا دیا ہو گا۔ اور جولیا سمجھ کر ریڈ میڈوسا کو دانش منزل میں گھسنے کی اجازت دی ہو گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر ریڈ میڈوسا نے اُسے بے ہوش کر کے دانش منزل پر قبضہ کر لیا ہو گا۔

"جوزف کار کی سیٹ کے نیچے سے دو مشین گنیں نکال لاؤ۔ جلدی کرو" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو سکرین پر جولیا کو بیٹھے دیکھ کر آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا۔

"مم ——— مگر باس یہ مس جولیا" ——— جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے وقوف ——— یہ جولیا نہیں بلکہ جولیا کے میک اپ میں ریڈ میڈوسا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— یہ بات ہے" ——— جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے باہر دوڑتا چلا گیا۔ عمران نے ایک اور بٹن دبایا تو آپریشن روم میں پیدا ہونے والی آواز اس کے کانوں میں پہنچنے لگی۔ ریڈ میڈوسا کسی زارس سے بات کر رہی تھی اور پھر ان کی بات چیت سے عمران کو پتہ چل گیا کہ مسلح افراد نے دانش منزل کو گھیرے میں لے رکھا ہے اُسی لمحے جوزف دو مشین گنیں اٹھائے واپس آ گیا۔ اور ان میں سے ایک مشین گن عمران نے سنبھال لی۔ عمران نے سکرین والا بٹن آف کیا۔ اور پھر اس نے سوئچ بورڈ کی ایک سائیڈ کو دبایا تو سوئچ بورڈ کا اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ اندر ایک اور بٹن تھا۔ عمران نے وہ بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی کمرے کی شمالی دیوار درمیان میں سے بے آواز انداز میں ہٹتی چلی گئی۔ اور اب

دانش منزل کا آپریشن روم ان کی نظروں کے سامنے تھا۔ جس جگہ سے دیوار ہٹی تھی اس طرف ریڈ میڈوسا کی پشت تھی اور وہ ویسے بھی ٹرانسمیٹر پر بات کرنے میں مصروف تھی اس لئے اسے اس خلا کا احساس تک نہ ہو سکا۔ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر جوزف کو خاموش اور محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور پھر بڑی احتیاط سے قدم اٹھاتا اس خلا میں سے گزر کر ریڈ میڈوسا کی پشت پر پہنچ گیا۔ جوزف نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر جیسے ہی ان دونوں نے دیوار پار کی دیوار دوبارہ بے آواز طور پر برابر ہو گئی۔ اب وہ دونوں ریڈ میڈوسا کی پشت پر موجود تھے۔ ریڈ میڈوسا کرنل زیڈ سے باتیں کرنے اور علی عمران اور سیکرٹ سروس کے خاتمے کا بڑے فاخرانہ انداز میں اعلان کرنے میں مصروف تھی۔ جب کرنل زیڈ نے اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے کہا۔ تو عمران سے نہ رہا گیا اور وہ بول پڑا۔

"نہیں کرنل زیڈ تمہیں اپنے الفاظ واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بے چاری ریڈ میڈوسا چند زرد مکھیاں پال کر خواہ مخواہ اکڑتی جا رہی ہے۔ ابھی علی عمران زندہ ہے۔ اور جسے یہ سیکرٹ سروس کا چیف سمجھ رہی ہے وہ میرا باورچی سلیمان ہے" ——— عمران کی آواز کمرے میں گونجی۔ اور اس کی آواز سن کر ریڈ میڈوسا بجلی کی طرح تڑپ کر سیدھی ہوئی مگر عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال اس کے سینے پر جما دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

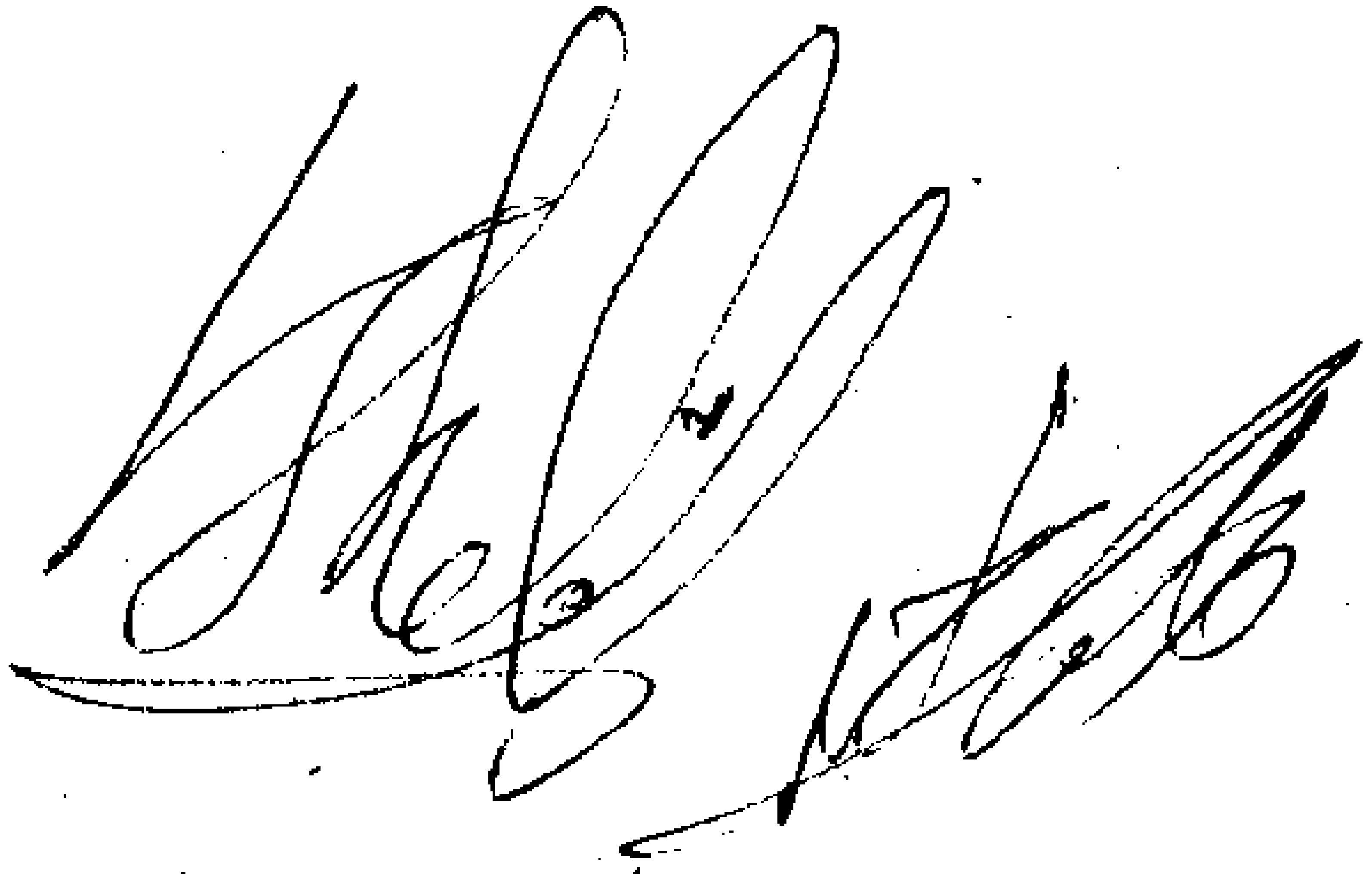

علی عمران کی آواز اچانک اپنی پشت پر سن کر مادام فیونا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی مگر دوسرے لمحے علی عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال اس کے سینے پر جم گئی۔

"کیوں مادام ریڈ میڈوسا تمہارا کیا خیال تھا کہ تمہاری مکھیاں مجھے اور سلیمان کو ڈھانچہ بنا کر چھوڑ گئی ہیں۔ میں بھی تمہارے سامنے کھڑا ہوں اور وہ جو الگ باندھ کے رکھا ہے وہ سلیمان ہے" —— عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم عمران ہو۔ مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو اور سنو یہ بلڈنگ میرے آدمیوں کے گھیرے میں ہے۔ میں جب چاہوں اسے راکھ کا ڈھیر بنا دوں" —— مادام نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے شاید سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو یتیم خانہ سمجھ رکھا ہے۔ تمہارے آدمیوں کے پاس ایٹم بم بھی ہوں تب بھی اس

بلڈنگ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا" ——

عمران نے مشین گن کی نال کو قدرے دباتے ہوئے کہا۔ اور پھر عمران کو بھی اس بات کی سمجھ نہ آئی کہ مادام فیونا نے آخر کیا کیا۔ بس اُسے اتنا محسوس ہوا کہ بجلی سی چمکی تھی اور نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل چلی گئی بلکہ اس کے سینے پر اتنی قوت سے ضرب لگی کہ وہ اپنے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف سے ٹکرا کر پچھلی دیوار سے جا لگا۔ جوزف بھی اس اچانک افتاد سے بوکھلا گیا اور عمران اور جوزف دونوں فرش پر جا گرے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے۔ مادام نے انتہائی پھرتی سے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔ مگر اس سے زیادہ اُسے مہلت نہ مل سکی۔ کیونکہ عمران نے زمین پر سے ہی چھلانگ لگائی اور اس کا جسم بندوق میں سے نکلی ہوئی گولی کی طرح مادام سے جا ٹکرایا۔ اور اس بار دیوار سے ٹکرا کر گرنے کی باری مادام کی تھی۔

"باس —— پیچھے ہٹ جاؤ۔ مجھے اس کتیا کی دُم مروڑنے دو" اچانک جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"اچھا سنبھالو اسے" —— عمران نے کہا اور پھر وہ [illegible] سے دو قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

اور شاید جوزف نے آگے بڑھ کر زمین سے اٹھتی ہوئی مادام کی جھک کر گردن پکڑنی چاہی تھی۔ کیونکہ عمران نے اُسے جھکتے ہوئے ضرور دیکھا تھا۔ لیکن پھر عمران نے جوزف کے حلق سے نکلنے والی چیخ ہی سنی اور وہ پشت کے بل زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں ہاتھ ناف سے ذرا نیچے رکھے ہوئے تھے۔ اور وہ لوٹن کبوتر کی طرح فرش پر قلابازیاں کھا رہا تھا۔ مادام نے شاید پوری قوت سے جوزف کی ناف کے نیچے سر کی ٹکر ماری تھی۔

"مادام جوزف کو ٹکر مار کر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اور پھر دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور دکھائی دیا۔——

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو میں گولیوں سے چھلنی کر دوں گی"۔—— مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

مگر جواب میں عمران کی لات حرکت میں آئی اور مادام کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور دیوار سے جا ٹکرایا۔ مادام کو ٹریگر دبانے کی بھی مہلت نہ مل سکی تھی۔ ہاتھ پر لات کھاتے ہی مادام نے تیزی سے پینترہ بدلا اور اس نے اچھل کر عمران پر جوڈو کا خطرناک ترین داؤ استعمال کرنا چاہا۔ لیکن اتنی دیر میں جوزف اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی مادام کا جسم فضا میں اچھلا جوزف بجلی کی سی تیزی سے اٹھتا چلا گیا۔ اور اس نے مادام کو فضا میں ہی دونوں ہاتھوں پر نہ صرف سنبھال لیا۔ بلکہ اس نے اُسے پوری قوت سے گھما کر دیوار سے دے مارا۔ مادام کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

اسی لمحے عمران نے زرد مکھیوں کی زاں زاں کی مخصوص آوازیں سنیں۔ مکھیاں تیزی سے کمرے میں بھرتی چلی جا رہی تھیں۔ عمران نے بڑی پھرتی سے جیب سے وہ اینٹی لوشن والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے محلول کو کرسی سے بندھے ہوئے سلیمان پر اچھال دیا۔ مادام کو شاید دیوار سے ٹکرا کر خاصی چوٹ آ گئی تھی کیونکہ اس نے

ایک لمحے کے لئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے حس و حرکت ہو کر نیچے گر گئی۔

ادھر کمرہ زرد مکھیوں سے بھر گیا تھا لیکن مکھیاں ان چاروں میں سے کسی پر بھی حملہ آور نہ ہو رہی تھیں۔

"سلیمان کو کھول کر نیچے لٹا دو اور اس ریڈ میڈوسا کو اسی کرسی پر باندھ دو"۔—— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف بے ہوش پڑی ہوئی مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم سب کچھ سن رہے ہو کرنل زیڈ—— تمہاری ریڈ میڈوسا نے سیکرٹ سروس کی ایک ممبر پر انتہائی غیر انسانی تشدد کیا ہے۔ اور میں اس کا اس ریڈ میڈوسا سے ایسا انتقام لوں گا کہ اس کی روح بھی عالم بالا میں صدیوں تک کانپتی رہے گی۔ بہرحال عنقریب تمہیں ریڈ میڈوسا کا تحفہ پہنچ جائے گا۔

"اوور اینڈ آل"۔——

عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے بعد وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور اس نے اس کی نچلی دراز کھول کر اس کے اندر ایک خفیہ بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی دانش منزل غیر مرئی شعاعوں کے حصار میں آگئی۔ ان شعاعوں میں سے لوہے کی بنی ہوئی کوئی چیز نہیں گزر سکتی تھی۔ اس طرح اب دانش منزل ہر قسم کے حملے سے محفوظ ہو گئی تھی۔

مکھیاں ابھی تک کمرے میں چکراتی پھر رہی تھیں۔ عمران غور سے ان مکھیوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے منہ سے عجیب سی سیٹی کی آواز نکالی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ وہی سیٹی تھی جو اس نے فلیٹ کے باہر سے سنی تھی اور اس سیٹی کی آواز سنتے ہی مکھیاں غائب ہوگئی تھیں۔ اور اس بار بھی سیٹی بجانے کا یہی نتیجہ نکلا کہ مکھیاں انتہائی تیزی سے کمرے سے غائب ہونا شروع ہوگئیں۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے" ــــــ جوزف نے مادام کو کرسی سے باندھنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس کا اچار ڈالنا ہے تم اس کا خیال رکھو میں ابھی آرہا ہوں" ــــــ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس کے ذہن میں وہ سرخ رنگ کی کار کھٹک رہی تھی جو اس نے دانش منزل کی شمالی دیوار کے ساتھ کھڑی دیکھی تھی۔ دانش منزل کا صحن پار کر کے وہ تیزی سے شمالی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ دیوار کے قریب پہنچا تو اس نے دیوار کی دوسری طرف سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنی۔ اور پھر اُسے مکھیوں کا غول دیوار کی دوسری طرف سے ابھر کر دانش منزل کے اندر آتا دکھائی دیا۔ مکھیاں انتہائی تیزی سے آپریشن روم کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"ہیلو ــــــ میں ریڈ میڈوسا بول رہی ہوں۔ جلدی سے دیوار پھلاند کر اندر آجاؤ۔" ــــــ

اچانک عمران کے حلق سے ریڈ میڈوسا کی آواز نکلی۔ اور وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"مم ـــ مم ـــ مادام ـــ آپ مجھ سے مخاطب ہیں" ــــــ اچانک دیوار کی دوسری سے ایک گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ہاں ــــــ جلدی اندر آجاؤ۔ مکھیاں حملہ نہیں کر رہی ہیں تم خود انہیں سنبھالو" ــــــ عمران نے ریڈ میڈوسا کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک سایہ سا دیوار پر نظر آیا اور پھر ہلکے سے دھماکے سے وہ اندر کود گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔ عمران جو دیوار کے ساتھ لگا اُسی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس پر ٹوٹ پڑا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اندر آنے والے کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا اور وہ لہراتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ پیر چند لمحوں کے لئے تیزی سے سمٹتے پھیلتے رہے۔ پھر وہ بے حس و حرکت ہوگیا۔ عمران نے جھک کر اُسے اٹھایا اور پھر اُسے لئے ہوئے واپس آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ آپریشن روم کے دروازے تک پہنچا تو اچانک آپریشن روم کے دروازے سے ایک سایہ نکلا اور پوری قوت سے عمران سے ٹکرا گیا۔ عمران اس اچانک ٹکر سے اس آدمی سمیت پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ وہ سایہ اس پر چھا سا گیا۔ یہ سایہ مادام فیونا کا تھا وہ نجانے کس طرح کرسی کی بندشوں سے آزاد ہو کر باہر آگئی تھی۔ مادام نے نیچے گرے ہوئے عمران کے سینے پر دل کی جگہ دونوں گھٹنے پوری قوت سے مارے مگر اس سے پہلے کہ اس کے گھٹنے عمران کے سینے پر پڑتے عمران نے دونوں گھٹنے تیزی سے سمیٹ لئے اور مادام فضا میں ہی اچھل کر دور جا گری۔ اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

"تم نے ریڈ میڈوسا کے متعلق غلط اندازہ لگایا ہے۔ میں تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بوٹیاں نوچ ڈالوں گی" ——

مادام نے اٹھتے ہی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے تو تم کسی سرکس کی مسخری نظر آتی ہو" ——

عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ اچانک مادام نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ مادام کے جسم میں یوں لگتا تھا جیسے خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔ اور اس کا حملہ کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی کے فن میں مہارت کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر اس کے مقابل عمران تھا۔ جسم پارہ۔ مادام نے اپنے طور پر فضا میں ہی عمران کو ڈاج دے کر چھاپنے کی کوشش کی مگر عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں ڈاج میں آنے والا تھا۔ اس نے تیزی سے پہلو بدلا اور پھر اس کی لات نیم دائرے کی صورت میں فضا میں گھومی اور مادام چیختی ہوئی برآمدے کے فرش پر جا گری۔

پھر اس سے پہلے کہ مادام اٹھ کر کھڑی ہوتی۔ عمران نے چھلانگ لگائی۔ اور اس کے دونوں پیر مادام کے پیٹ پر پوری قوت سے پڑے اور مادام کا جسم یوں پھڑکنے لگا جیسے مچھلی کو پانی سے نکال کر پھینک دیا گیا ہو۔ عمران ضرب لگا کر فضا میں ہی قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا اور پھر اس نے جھک کر مادام کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹتا ہوا۔ آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مادام کا جسم ابھی تک پھڑک رہا تھا۔ اس کے حلق سے سسکاریاں نکل رہی تھیں۔

"تم ابھی سے سسک رہی ہو مادام —— ابھی تو تمہارا انجام نزدیک نہیں آیا" —— عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی

اسے جھٹکا دے کر ایک طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ مادام کسی گیند کی طرح دیوار سے جا ٹکرائی۔ اور پھر اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

عمران نے دیکھا کہ جوزف فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اور کرسی پر رسیوں کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔

"اٹھو —— ہوش میں آؤ جوزف —— عورت سے مار کھا گئے ہو" —— عمران نے بھرپور انداز میں جوزف کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

ضرب کھا کر جوزف کا جسم اچانک پھڑکا اور پھر اس کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہو گیا تھا تجھے" ——

عمران کا لہجہ بدستور تلخ تھا۔

"یہ بندشیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے بندشوں کو اور مضبوط کرنا چاہا۔ مگر اچانک میرا جسم فضا میں اچھل گیا اس نے دونوں پیر میری ٹانگوں میں ڈال کر مجھے اچھال دیا تھا۔ اور پھر میرا سر دیوار سے ٹکرایا اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا" —— جوزف نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

کمرے میں زرد مکھیاں چھت کے ساتھ مسلسل گردش کر رہی تھیں۔ لیکن وہ نیچے اتر کر کسی پر حملہ نہ کر رہی تھیں۔ بس صرف چھت کے ساتھ ساتھ اڑنے میں مصروف تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"باہر ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ اُسے اٹھا کر اندر لے آؤ۔ میں اس سلیمان کو ہوش میں لے آؤں۔ اس نے تو بے ہوشی کے ساتھ شرط باندھ رکھی ہے" ——

عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور خود سلیمان کی طرف بڑھا۔

"ارے ارے —— میں ہوش میں ہوں۔ مجھے جوزف کی طرح ہوش میں لے آنے کی ضرورت نہیں ہے" —— سلیمان شاید پہلے سے ہوش میں تھا۔ لیکن جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے پڑا تھا۔ تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

اُسی لمحے جوزف بے ہوش پڑے ہوئے نمبر تھری کو اٹھا کر اندر کمرے میں لے آیا۔ اور عمران ایک بار پھر مادام کی طرف بڑھ گیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مادام کے پاس پہنچتا۔ مادام نے جھرجھری لے کر خود بخود آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر کمرے میں ایک خوفناک چیخ بلند ہوئی۔

اور عمران چیخ سن کر تیزی سے پلٹا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ کیونکہ مکھیوں نے جو چھت کے ساتھ گردش کر رہی تھیں اچانک نمبر تھری پر حملہ کر دیا تھا۔ اور ان کے حملے سے ہی نمبر تھری ہوش میں آگیا تھا۔ اور یہ چیخ اسی کے حلق سے نکلی تھی۔ نمبر تھری نے چیخ مار کر اپنے آپ کو مکھیوں سے بچانا چاہا مگر مکھیاں اس سے اس بُری طرح لپٹی ہوئی تھیں کہ اس کا پورا جسم مکھیوں سے ڈھک گیا تھا۔ اور پھر کمرہ نمبر تھری کی دردناک چیخوں سے گونجتا رہا۔ اس نے سیٹی بجا کر مکھیوں کو باہر بھیجنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ مکھیاں اس کے منہ میں گھس چکی تھیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کی چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں۔ عمران

جو حیرت سے یہ منظر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اچانک پلٹا۔ مگر دوسرے لمحے اُسے حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔ کیونکہ مادام اپنی جگہ سے غائب ہو چکی تھی۔

"یہ کہاں گئی" —— عمران نے جوزف اور سلیمان سے مخاطب ہو کر پوچھا جو خود بھی مکھیوں کے حملے کا منظر دیکھ رہے تھے۔

"کون کہاں گئی" —— ان دونوں نے بیک وقت حیران ہو کر جواب دیا۔ اور عمران تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید مادام ان کی بے خبری میں دروازے سے باہر نکل گئی ہے۔ لیکن اُسی لمحے اُسے کمرے کے جنوبی حصے کی طرف سے مادام کے ہذیانی قہقہے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران تیزی سے پلٹ پڑا۔ اور پھر اس کی نظریں جنوبی دیوار میں موجود کھلے ہوئے دروازے پر جم گئیں۔ یہ دروازہ آپریشن روم سے ملحقہ اسلحہ خانے میں کھلتا تھا۔

اور پھر عمران سمجھ گیا کہ مادام نے ان کی بے خبری سے فائدہ اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگ کر باہر نکلنے کی کوشش کی ہو گی اور خفیہ دروازے کا دیوار کے ساتھ لگا ہوا بٹن اس کے جسم کی رگڑ سے دب گیا اور اس طرح اسلحہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور پھر مادام اندر جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اسلحہ خانہ بے شمار بارودی سرنگوں، ٹائم بم، دھماکے سے پھٹنے والے اور طاقتور ہینڈ گرینیڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ مادام نے ہاتھ میں ایک طاقتور ہینڈ گرینیڈ پکڑا ہوا تھا۔ اور اس نے انگوٹھے سے اس کی پن دبا رکھی تھی۔

"ہٹ جاؤ —— مجھے باہر جانے دو۔ ورنہ میں یہ پن چھوڑ دوں

گی اور یہ پورا اسلحہ خانہ اڑ جائے گا"۔۔۔۔۔ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران کا دماغ قلابازیاں کھانے لگا۔ صورت حال اس کے تصور سے کہیں نازک ہو گئی تھی۔ اگر مادام پن چھوڑ دیتی تو یقیناً بم پھٹ پڑتا۔ اور نتیجہ یہ کہ پورا اسلحہ خانہ بھک سے اڑ جاتا۔ اور ظاہر ہے اتنے بڑے اسلحہ خانے کے پھٹنے سے پوری بلڈنگ ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر جاتی۔

"یہ کمرہ بم پروف ہے محترمہ اسلحہ خانہ پھٹنے سے صرف تمہارے ہی پرزے اڑیں گے اور کچھ نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ میری موت تم سب کی موت ہو گی۔ میں صرف تین تک گنوں گی اگر تم سب کمرے سے باہر نہ نکل گئے تو میں پن چھوڑ دوں گی"۔۔۔۔۔ مادام نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"آؤ جوزف اور سلیمان۔۔۔۔۔ باہر آ جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے مادام کی آنکھوں میں چھائی ہوئی وحشت دیکھ کر کہا۔ اور پھر وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل آئے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ مادام کے دماغ پر موت سوار ہو گئی ہے۔ اور اگر فوری طور پر اس کا کہا نہ مانا تو وہ واقعی بم پھاڑ دے گی۔

جیسے ہی وہ تینوں آپریشن روم سے باہر نکلے۔ کمرے میں تیز دوڑنے کی آواز سنائی دیں۔ اور پھر کمرے کا دروازہ ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دھماکے سے بند ہو گیا۔ عمران نے جیسے ہی دروازہ بند ہوتے دیکھا وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ملحقہ میٹنگ روم کے دروازے میں گھستا چلا گیا۔ پھر میٹنگ روم کے فرش پر بچھے ہوئے قالین کا ایک کونہ اٹھا کر اس نے زور سے فرش کی ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا۔ پیر مارتے ہی فرش کا ایک حصہ کونے سے ہٹتا چلا گیا۔ اب وہاں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جلد ہی وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا اس کمرے کی دیوار کے ساتھ پیلے رنگ کا ایک بڑا سا سلنڈر نما بکس تھا۔ عمران نے اس سلنڈر کی سائیڈ میں سے لگے ہوئے ہینڈل کو جھٹکا دے کر کھینچا اور پھر اسے زور سے اندر کی طرف دبا دیا۔ ہینڈل کے اندر کی طرف دبتے ہی سلنڈر میں سے سوں سوں کی تیز آوازیں نکلنی شروع ہو گئیں۔ سلنڈر کے اوپر لگے ہوئے ٹرانسپیرنٹ پائپ میں پیلے رنگ کی گیس سی بھرتی چلی گئی۔ یہ پائپ چھت میں غائب ہو رہا تھا۔ دو منٹ بعد عمران نے ہینڈل کو جھٹکے سے باہر کو کھینچا اور اسے دوبارہ اپنی جگہ پر فٹ کر دیا۔ ٹرانسپیرنٹ پائپ اب خالی ہو چکا تھا۔ عمران واپس پلٹا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر میٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے فرش برابر کیا اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ آپریشن روم کے بند دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی تار نکال کر تالے کے سوراخ میں ڈالی اور اسے مخصوص انداز میں ادھر ادھر گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کلک کی آواز ابھری اور عمران نے تار واپس کھینچ لی۔

"ایک طرف ہٹ جاؤ دور ہٹ جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے قریب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھڑے جوزف اور سلیمان سے کہا اور پھر اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور خود بھی تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی پیلے رنگ کی گیس کا بھبکا سا باہر نکلا اور فضا میں پھیلتا چلا گیا۔ گیس تیزی سے باہر نکل کر کھلی فضا میں غائب ہوتی جا رہی تھی۔ جب گیس کا اخراج قطعاً بند ہو گیا۔ تو عمران سانس روک کر اندر گھستا چلا گیا۔ اس نے مادام کو میز کے قریب ہی فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا دیکھا۔ پورے فرش پر زرد رنگ کی مکھیاں بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھیں اور بمبر تھری کے جسم سے گوشت غائب ہو چکا تھا۔ میز کے اوپر وہی ہینڈ گرنیڈ پڑا ہوا تھا۔ شاید مادام ہینڈ گرنیڈ رکھ کر وہاں سے بھاگنے کی کوئی ترکیب سوچ رہی تھی کہ تیز اثر بے ہوش کر دینے والی گیس نے اچانک اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ مکھیاں بھی اسی گیس کے اثر کی وجہ سے مفلوج ہو گئی تھیں۔

"سلیمان" ——— عمران نے اندر سے ہانک لگائی۔

"کیا بات ہے" ———

سلیمان نے ڈرے ڈرے انداز میں اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"برش لے کر ان مکھیوں کو اکٹھا کرو۔ اور انہیں برقی بھٹی میں ڈال دو" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مم ——— مگر میں کوئی جمعدار ......" ———

سلیمان نے شاید اعتراض کرنا چاہا تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور سلیمان کان دبائے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ وہاں

سے برش اٹھا کر مکھیاں اکٹھی کرے۔

عمران نے جھک کر بے ہوش مادام فیونا کو اٹھایا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا آیا۔

"آؤ جوزف میرے ساتھ میں اسے بتاؤں کہ جولیا پر تشدد کیسے کیا جاتا ہے" ———

عمران کے لہجے میں زخمی بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔ اور جوزف خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران مادام کو لئے ہوئے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے ہینڈل کو مخصوص انداز میں گھمایا اور دروازہ کو دھکا دے کر کھول دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں لوہے کی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ جس کے پائے فرش میں نصب تھے۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ پرانے زمانے کے ٹیڑھے میڑھے خنجر اور تلواریں لٹک رہی تھیں۔

عمران نے بے ہوش مادام کو اس کرسی پر بٹھایا اور پھر وال سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو جیسے ہی دبایا۔ کرسی کے بازوؤں میں سے لوہے کی کڑیاں نکلیں اور انہوں نے مادام کے بازوؤں کو جکڑ لیا۔ یہی حشر اس کی ٹانگوں کا ہوا اب مادام اس کرسی پر لوہے کے پھندوں میں جکڑی ہوئی تھی۔

"اسے تھپڑ مار کر ہوش میں لے آؤ" ———

عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف تیزی سے مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں آ گئے۔ اور مادام کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع ہو گئی۔ دس بارہ تھپڑ کھانے کے بعد مادام نے آنکھیں کھول دیں۔

"سنو ــــ الماری سے الیکٹرک کادیہ نکالو اور پلگ لگا کر تیار ہو جاؤ" ــــ عمران نے مادام کو ہوش میں آتے دیکھ کر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف پیچھے ہٹ کر کمرے کی ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تت ــــ تم کیا کرنا چاہتے ہو ــــ تم جو پوچھو میں بتانے کے لئے تیار ہوں" ــــ مادام نے کسمساتے ہوئے قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اب پوچھنے اور بتانے کا وقت گزر گیا ہے۔ تم نے جولیا پر جس غیر انسانی انداز میں تشدد کیا ہے۔ وہی سلوک میں تم سے کروں گا" عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"مم ــــ مگر میں نے تو جولیا کو کچھ نہیں کہا وہ تو زارس کے آدمیوں نے اس پر تشدد کیا تھا" ــــ مادام فیونا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ سلوک میرے آدمی ہی تم سے کریں گے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں جوزف الیکٹرک کادیہ کا پلگ لگا کر تیار ہو چکا تھا۔

"کادیہ اس کے گال پر جما دو اور اس وقت تک نہ ہٹانا جب تک اس کے جبڑے کی ہڈی نہ باہر نکل آئے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جوزف کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور جوزف

کادیہ سنبھالے مادام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"رک جاؤ ــــ رک جاؤ ــــ میں مر جاؤں گی۔ یہ غیر انسانی فعل ہے" مادام نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے جوزف نے کادیہ کا سرا مادام کے گال پر لگا کر دبا دیا۔ اور مادام کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اس نے سر جھٹک کر کادیہ ہٹانا چاہا مگر جوزف کی گرفت خاصی سخت تھی۔ اور کمرے میں گوشت جلنے کی بو پھیلتی چلی گئی۔ مادام کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور جب جوزف نے ایک جھٹکے سے کادیہ ہٹایا تو مادام کا گال جل چکا تھا۔ اور اس سوراخ میں سے جبڑے کی ہڈی جھانک رہی تھی۔ مادام بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر وہ مادام کی طرف بڑھا اور پھر اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر شیشی مادام کی ناک سے لگا دی۔ اور مادام کو ایک زوردار چھینک آئی اور وہ دوبارہ ہوش میں آ گئی۔ عمران نے شیشی بند کر دی۔

"اب دوسرے گال پر یہی عمل دہراؤ" ــــ عمران کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

"تم ظالم ہو ــــ کمینے ہو ــــ عورت پر ظلم کرتے ہو" ــــ مادام نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"تم عورت نہیں چڑیل ہو ــــ ڈائن ہو ــــ تمہیں جولیا پر یہی تشدد کرتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں آیا تھا کہ وہ بھی عورت ہے" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے جوزف نے کادیہ مادام کے دوسرے گال پر جما دیا۔

اور مادام کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں نکلنے لگیں۔ اور کمرے میں گوشت جلنے کی سڑانڈ پھیلتی چلی گئی۔ اس بار بھی جوزف نے کاویہ اس وقت ہٹایا جب مادام کے دوسرے گال میں سوراخ ہو چکا تھا۔ بالکل اسی انداز کا سوراخ، جیسے جولیا کے گال میں تھا۔ مادام ایک بار پھر بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن ایک بار پھر کھولا اور شیشی مادام کی ناک سے لگا دی۔ ایک بار پھر چھینک مار کر مادام ہوش میں آگئی۔ ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔ پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

"الماری سے تیزاب کی بوتل نکالو اور اس کے دائیں پیر پر انڈیل دو۔" عمران نے جوزف کو حکم دیتے ہوئے کہا اور جوزف نے کاویہ کا پلگ نکالا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھ پر رحم کرو۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ مجھ پر رحم کرو۔" ——— مادام نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رحم اس پر کھایا جاتا ہے جو دوسروں پر رحم کھاتے۔ تم جیسے بے رحم عورتوں پر رحم کھانا رحم کی توہین ہے۔" ——— عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"میں مر جاؤں گی میں مر جاؤں گی مجھے مت مارو تم جو کہو میں کرنے کو تیار ہوں۔" ——— مادام نے چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا۔

"میں تو ابھی صرف وہی کچھ دہرا رہا ہوں جو کچھ تم نے جولیا کے ساتھ کیا تھا۔" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتنی دیر میں جوزف تیزاب کی بوتل کا ڈھکن کھول چکا تھا۔

"اس کے پیر پر انڈیل دو پوری بوتل انڈیل دو۔" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اور جوزف نے بوتل مادام کے پیر پر انڈیل دی۔ مادام کے حلق سے ایسی چیخیں نکلیں کہ کمرے کی دیواریں لرز اٹھیں۔ اس کا جسم ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھڑک رہا تھا۔ اور تیزاب نے اس کے پیر کے گوشت کو گلا دیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں مادام کے پیر کی ہڈیاں نظر آنے لگ گئیں اور مادام کے حلق سے نکلنے والی چیخیں آہستہ آہستہ مدھم پڑتی چلی گئیں۔ اور پھر اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اور پھر قریب پہنچ کر وہ ٹھٹھک گیا۔ مادام کا جسم بالکل ساکت ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی مگر بے سود۔ مادام اس ہولناک تشدد کو برداشت نہ کر سکی تھی اور ختم ہو چکی تھی۔

"ہوں ——— یہ تو جولیا سے بھی کمزور نکلی۔ جولیا تو یہ تشدد برداشت کر کے بھی زندہ رہی اور یہ دنیا سے ہی بھاگ نکلی۔ بزدل۔" ——— عمران نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ عمارت کے باہر موجود مسلح افراد کا بندوبست کرنا چاہتا تھا۔ اس نے نہ صرف جولیا پر غیر انسانی تشدد کا بھرپور انتقام لے لیا تھا بلکہ دنیا کی خطرناک ترین عورت ریڈ میڈوسا کو بھی اس کے انجام تک پہنچا دیا تھا۔ وہی ریڈ میڈوسا جو عمران کو کوئی اہمیت ہی نہ دیتی تھی۔ آخر کار عمران کے ہاتھوں ہی موت کی اندھیری وادی میں ڈوب گئی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

ختم شد